1941
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مدیر

علی محمد اجمیری

بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۴۱ء

ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش

جلد ۴۰ عدد ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا:-

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے، اور بیرونِ ہند چار روپے ہے، طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی:

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونیکے اسکے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں، اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:-

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	پانچ روپے	تیرہ روپے	چوبیس روپے	پینتالیس روپے
نصف صفحہ	تین روپے	آٹھ روپے	چودہ روپے	پچیس روپے
ربع صفحہ	دو روپے	پانچ روپے	نَو روپے	پندرہ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز (اردو)

یعنی

دُنیا کے مذاہب پر ناظر اور اہلِ مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد | ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق بجم جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱

فہرست مضامین

اداریہ	صـ ۲	ایڈیٹر
قرآن مجید میں یورپین جنگوں کے متعلق پیشگوئیاں	صـ ۱۱	از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لندن
طلوع اسلام" اور ختم نبوت"	صـ ۲۳	از حقانی ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامہ نگار "سٹیٹسمین" کے اس بیان پر رسالہ "طلوع اسلام" کو، جس سے ہم اپنے ناظرین کو گذشتہ پرچہ میں تعارف کرا چکے ہیں، اعتراض کرنے کا موقعہ ملا۔ معاصر کا اعتراض اس کے الفاظ میں یہ ہے :-

"یہ خیرات اس موت کی مصیبت کو ٹالنے کے لئے ہے، جس کے متعلق قرآن کریم کا فیصلہ ہے، کہ اس کے وقت معین میں ایک ثانیہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی، وہ موت جسے ایک مومن "تقریب بہر ملاقات" سمجھکر اس سے عروس نو کی طرح ہمکنار ہونے کی تمنا رکھتا ہے۔ قرآن کریم نے توسچے اور جھوٹے کی پہچان ہی یہ بتائی ہے، کہ ایک سچا مومن موت سے نہیں ڈرتا۔ یہودیوں سے یہی کہا گیا تھا، کہ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (اگر سچے ہو تو موت کی تمنا کر کے بتاؤ) لیکن جن کے ہاں جہاد ہی حرام ہو چکا ہے، وہ موت کی لذت کو کیا جانیں۔ موت کی لذت پوچھئے کسی مسلمان سے، کہ

چوں مرگ آید تبسم برلب اوست"

شاعری اور لفاظی، بے عملی اور جذباتی دعوے، عقل سلیم اور وجدان صحیح کے خطرناک دشمن ہیں۔ جب ڈاکٹر اقبال بیمار تھے، تو بہترین معالج اور قیمتی ادویات، اخباروں کی ہاؤہو، اور دعاؤں کے اعلانوں پر نہ معلوم کیوں زور دیا جارہا تھا، کیونکہ "موت کا ایک دن معین ہے" اور پھر صدقات و خیرات بھی شاید ان کے پروگرام میں شامل رہا ہو، مگر ہمیں اس کا قطعی علم نہیں ہے۔

اور فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کے اگر یہی معنے ہیں، کہ مومن وہ ہے، جو موت کی خواہش کرے، اور زندگی سے بیزار رہے، تو شاید سب سے بڑی عبادت دعائے موت، اور عمل صالح خودکشی قرار پائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نامہ نگار "سٹیٹسمین" کے اس بیان پر رسالہ "طلوع اسلام" کو، جس سے ہم اپنے ناظرین کو گذشتہ پرچہ میں تعارف کرا چکے ہیں، اعتراض کرنے کا موقعہ ملا۔ معاصر کا اعتراض اس کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"یہ خیرات اس موت کی مصیبت کو ٹالنے کے لئے ہے، جس کے متعلق قرآن کریم کا فیصلہ ہے، کہ اس کے وقت معین ہیں اور ایک ثانیہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوسکتی، وہ موت جسے ایک مومن "تقریب بہر ملاقات" سمجھکر اس سے عروسِ نَو کی طرح ہمکنار ہونے کی تمنا رکھتا ہے۔ قرآن کریم نے تو سچے اور جھوٹے کی پہچان ہی یہ بتائی ہے، کہ ایک سچا مومن موت سے نہیں ڈرتا۔ یہودیوں سے یہی کہا گیا تھا، کہ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (اگر سچے ہو تو موت کی تمنا کر کے بتاؤ) لیکن جن کے ہاں جہاد ہی حرام ہو چکا ہو، وہ موت کی لذت کو کیا جانیں۔ موت کی لذت پوچھئے کسی مسلمان سے، کہ

چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست"

شاعری اور لفاظی، بے عملی اور جذباتی دعوے، عقلِ سلیم اور وجدانِ صحیح کے خطرناک دشمن ہیں۔ جب ڈاکٹر اقبال بیمار تھے، تو بہترین معالج اور قیمتی ادویات، اخباروں کی ہاؤ ہو، اور دعاؤں کے اعلانوں پر نہ معلوم کیوں زور دیا جا رہا تھا، کیونکہ "موت کا ایک دن معین ہے"۔ اور پھر صدقات وخیرات بھی شاید ان کے پروگرام میں شامل رہا ہو، مگر ہمیں اس کا قطعی علم نہیں ہے۔

اور فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کے اگر یہی معنے ہیں، کہ مومن وہ ہے، جو موت کی خواہش کرے، اور زندگی سے بیزار رہے، تو شاید سب سے بڑی عبادت دعائے موت، اور عملِ صالح خودکشی قرار پائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم نہیں، ادارۂ "طلوع اسلام" کہاں تک ان احادیث اور تاریخی واقعات کا قائل ہے، جن میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت، علاج، صدقات اور دعاؤں کا ذکر آتا ہے، اور پھر حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت جو کیفیت بیان کی گئی ہے، اس میں "تبسم برلب" کا تو کہیں بیان نہیں، بلکہ اَللّٰہُ الرَّفِیْق الاعلٰی کا ذکر لب پر ضرور تھا، اور امت کی فلاح وبہبود کے لئے بے قراری اور دعا تھی۔

"طلوع اسلام" والے قرآن حکیم کے بغیر کسی چیز سے سند پکڑنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ مگر ڈاکٹر اقبال کا کلام اس سے مستثنےٰ ہے۔ معلوم نہیں، صدقات اور دعا کے متعلق ان کی کیا رائے ہے، اور اس امر کے متعلق بھی، کہ موت کی ساعت کا قطعی علم کسی کو نہیں ہوتا، اور صحت، تندرستی اور طول عمر کے لئے مادی اسباب و ذرائع کے علاوہ روحانی وسائل کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

مدیر رسالہ کو خدا ہدایت دے، اور آسمانی بادشاہت کے لئے بھی ان کے دل میں وہی تڑپ پیدا کرے، جو زمینی سلطنت کے لئے وہ اپنے دل میں پاتے ہیں۔ خدا انہیں عقل وبصیرت دے، اور وہ سوچیں، کہ منذر رؤیا کی بناء پر روحانی طریق کار کو اختیار کرتے ہوئے اگر اس محبوب و مطاع امام کے لئے جماعت دعا و صدقات کرے، جس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا کے دین کے لئے وقف ہے اور جو دنیاوی اور نفسانی خواہشات کے لئے نہیں، بلکہ خدا کی مرضی کو پورا کرنے اور خدمت دین کے لئے زندہ ہے، تو یہ موت کا ڈر نہیں بلکہ خدمت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے زندگی اور صحت کا طلب کرنا ہے۔ اور کون بیوقوف ہے جو اس لئے اپنا علاج معالجہ، دعا و صدقات چھوڑ دے، کہ مرنا تو بہرحال ہے ہی، چلو ابھی خلاصی ہوجائے، تو بہتر ہے، کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بس مرجانا ہی مومنانہ شان ہے۔ خالی مرنا کوئی شے نہیں، اور مرتے وقت صرف مسکرا دینا بھی بے معنے ہے، کیونکہ یہ مسکراہٹ طنزیہ بھی ہوسکتی ہے، جو زندگی کو بے معنی سمجھتا ہو، اور کوئی نصب العین، کوئی پروگرام، کوئی کام اور اسکی ذمہ واریوں کا احساس نہ رکھتا ہو، وہ بھی فلاسفرانہ انداز سے اس تماشہ گاہِ عالم کو طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ چھوڑ سکتا ہے۔ اصل چیز "ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خدا" ہے۔ جو خدا کے لئے جیتا ہے، اور اسی کے لئے جینا چاہتا ہے، اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ موت سے ڈرتا ہے، نہایت ہی افسوسناک غلطی ہے۔

یوں تو "طلوع اسلام" والے قرآن کو سمجھنے کے بڑے مدعی بنتے ہیں، مگر حیرانی ہے کہ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ کے متعلق انہیں کیسے غلطی لگی ہے۔ "ایک سچا مومن موت سے نہیں ڈرتا" جبکہ خدا کے لئے جان دینے کا سوال آئے، اور اعلائے کلمۃ اللہ، اور خدمتِ دین کا یہی تقاضا ہو۔ اور شاید آپ کو بھولا نہیں ہوگا، کہ 'احمدیوں' کے خون سے کابل کی سرزمین ابھی تک لالہ زار ہے۔ جب حضرت امیر المؤمنین ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کے غلاموں کا یہ حال ہے، تو حضور کے متعلق موت سے ڈرنے کی تہمت لگانا کتنا بڑا ظلم ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں، کہ مومن خدا سے دُعا مانگتا رہتا ہے، کہ خدایا! مجھے موت دیدے، تاکہ جہادِ زندگی سے چھٹکارا پا جاؤں۔ شاید معاصر کو مُباہلہ اور اس کے متعلق اسلامی احکام کا کچھ علم ہوگا۔ اور غالبًا یہ بھی معلوم ہوگا، کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس طرح اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے للکارا کئے۔ یہ ہے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ کا مطلب۔ سچا انسان ہی اپنی صداقت کے متعلق مباہلہ کے لئے طیار ہوسکتا ہے۔ یہ ودی صفت لوگوں کی ہمّت کا یہ کام نہیں۔ کیا آپ کے "مردِ مومن" نے بھی کبھی اس رنگ میں میدان میں آنے کی جرأت کی؟

جہاد کے حرام ہونے کی بھی خوب کہی۔ اگر اس وقت جہاد فرض ہے، تو آپ کے علامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کے حواریوں نے کیوں اس فریضہ کو ادا نہ کیا۔ کیا موت کا ڈر روک ہے؟ تب آپ لوگوں کا ایمان تو معلوم ہو گیا۔

انسان کی تمام زندگی جہاد ہے۔ جہاد کو کسی نے حرام نہیں کیا، اور نہ قرآنی احکام منسوخ ہو سکتے ہیں۔ اپنے نفس کے خلاف بھی ایک جہاد ہے، جہاد بالمال بھی ہے، اور جہاد بالعلم بھی۔ وقت آن پڑے اور جہاد بالسیف کی شرائط پوری ہو جائیں، تو امامِ وقت کے حکم سے تلوار سے بھی جہاد ہے۔ آپ کا عمل بھی بتاتا ہے، کہ جہاد بالسیف کی اس وقت شرائط موجود نہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے موجودہ جنگ کے عذاب سے نجات پانے اور برطانیہ کے فتح مند ہونے کے متعلق ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر انگریز شرک کو ترک کر دیں، اور خدائے واحد پر ایمان لانے کا اقرار کر کے آپ سے دعا کی درخواست کریں، تو آپ کی دعا سے خدا انہیں فتح دیگا۔ "سٹیٹسمین" کے نامہ نگار کے بیان میں اس امر کی طرف جو اشارہ ہے، اس کا حوالہ دیتے ہوئے "طلوعِ اسلام" رقمطراز ہے:۔

"معلوم نہیں خدائے قادیان کی عدالت میں دعا مانگنے کے لئے خلیفۂ قادیان کو اس مختار نامہ کی کیا ضرورت ہے۔"

جب روحانی آنکھیں بند ہوتی ہیں، اور مادی خواہشات غالب، تو طنز کے سوا شاعرانہ طبائع کو کچھ نہیں سوجھتا۔ یہاں مختار نامہ کا سوال نہیں، بلکہ مشرکوں کو توحید پر قائم کر کے خدا کے حضور گرانا ہے، تا اس کی مدد و نصرت سے وہ کامیاب ہو جائیں۔ وہ قومیں جو تثلیث پرست ہیں، اور مادی اسباب کو خدا کو سمجھے بیٹھی ہیں، ان کو خدائے واحد کے حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی توحید و تمجید بیان کر کے بصد عجز و نیاز حاضر کرنا ہے، تا خدا اسے رحیم ان پر رحم کرے اور اپنے فضل سے ان کو نوازے۔ شرط کا مطلب یہی ہے، کہ جب شرک کی ملونی، اور مادی اسباب کا بھروسہ ترک کر کے خدا کے پیارے بندے سے دعا کی درخواست کی جائے گی تو وہ دُعا مستجاب ہوگی۔

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق نشانیوں کا ذکر جو "سٹیٹسمین" کے بیان میں آیا ہے، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہم مرزا صاحب اور ان کی وساطت سے تمام جماعت احمدیہ کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی ان آیات کا حوالہ دیں، جن میں لکھا ہے، کہ مندرجہ بالا نشانیاں مسیح موعود کی پیدائش کے وقت ظہور میں آئیں گی۔ آپ یہ سُنکر حیران ہونگے، کہ قرآن کریم میں کسی مسیح موعود کا کوئی ذکر ہی نہیں، چہ جائیکہ اس کی آمد کی نشانیاں مندرج ہوں"۔

سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے جو کچھ اپنے بیان میں لکھا ہے، وہ حضرت امیر المومنین کے الفاظ میں نہیں ہے، بلکہ نامہ نگار کے الفاظ میں اپنی سمجھ کے مطابق تحریر ہے۔ بہرحال "طلوع اسلام" کے چیلنج کا جواب آسان ہے، اگر ان کا یہ رویہ ہوتا، کہ:۔

"ہم نے خلیفہ صاحب یا ان کی جماعت کے اصول و کوائف کے متعلق کبھی دلچسپی نہیں لی کیونکہ یہ اس قابل ہی نہیں ہیں"۔

تو انہیں یہ چیلنج دینے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ اگر وہ انانیت اور خود پسندی کی چادر کو اب بھی اتار دیں، اور نیک نیتی اور حق جوئی کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ازالہ اوہام، تحفہ گولڑویہ اور شہادۃ القرآن کی طرف رجوع کریں، تو ان کو کافی وشافی جواب مل جائیگا۔ لیکن اس سلسلہ میں اپنے اس تسلیم کردہ اصول کو یاد رکھیں، کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"حدیثیں جو قرآن کریم اور عمل متواتر کے مطابق ہونگی، قبول کی جائیں گی، بلکہ وُہ بھی جو ان کے خلاف نہ ہوں" (طلوع اسلام بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء)

کچھ رسالہ کی نسبت رسالہ "ریویو" کی بنیاد آج سے انتالیس سال پیشتر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ڈالی تھی۔ اِس نمبر کی اشاعت کے ساتھ رسالہ کی عمر کا چالیسواں سال شروع ہوتا ہے۔ دُعا ہے، کہ اللہ تعالےٰ نئے سال کو رسالہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور ہم سب کو اس مقدس رسالہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین :۔

گذشتہ سال جنگ کی وجہ سے کاغذ بے حد گراں ہوا، اسی طرح کتابت و طباعت وغیرہ دیگر اخراجات میں بھی معتد بہ اضافہ ہوگیا، اس گرانی اور زیادتی مصارف کا صحافتی دُنیا پر اتنا اثر ہوا، کہ ملک کے بڑے بڑے اخبارات و رسائل بھی چلّا اُٹھے، اور انہیں مجبورًا اپنی اقتصادی پالیسی میں مختلف تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ اس صورت حال سے "ریویو" کا متاثر ہونا بھی لازمی تھا۔ مگر باوجود انتہائی مالی مشکلات کے ہم نے رسالہ کے حجم وغیرہ میں کچھ فرق نہ آنے دیا، بلکہ دوران سال میں مختلف موقعوں پر خاص نمبر شائع کئے، اور اس طرح سینکڑوں روپے کا زائد خرچ طوعًا برداشت کیا۔ ہمارا ہمیشہ یہ نقطۂ نظر رہا ہے، کہ خواہ ہمیں کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، جماعت کی علمی ضروریات کو بہر حال پورا کیا جائے، کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں، کہ ہمارا رسالہ تجارتی بنیاد پر نہیں چل رہا، بلکہ اس کا مقصد اشاعت ہے:۔

لیکن باوجود یہ سمجھنے کے حقائق بہر حال حقائق ہیں، اور ان کا ہم پر اثر انداز ہونا طبعی ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ ہماری اس فراخدلی کا یہ نتیجہ نکلا، کہ آمد کے مقابلہ میں اخراجات حد سے زیادہ بڑھ گئے۔ اس کی وجہ جہاں ایک طرف جنگ کے باعث اشیاء کی گرانی ہے، وہاں دوسری طرف بہت حد تک رسالہ کے خریداروں کی بے توجہگی بھی ہے۔ اگر خریدار حضرات بے اعتنائی نہ برتتے، تو اشیاء کی گرانی کا ہم بخوبی مقابلہ کر سکتے تھے۔ لیکن ہوا یہ کہ خریدار صاحبان نے ہمارے ساتھ پوری طرح تعاون نہ کیا، اس لئے باوجود انتہائی کوشش کے رسالہ کی آمد و خرچ کو برابر نہ رکھا جا سکا۔

اپنے دوستوں کے اس شکوہ کے ساتھ ہی ہمیں بعض ایسے احباب کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے، جنہوں نے وقتاً فوقتاً مختلف رنگوں میں رسالہ کی مالی امداد فرمائی۔ ان میں سے مندرجہ ذیل حضرات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:۔

(۱) نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن (۲) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (۳) میاں حیات محمد صاحب پشاور۔ (۴) ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد (۵) شیخ محمود الحسن صاحب آئی۔سی۔ایس (۶) ایم ضیاء اللہ صاحب لکھنؤ (۷) چوہدری غلام احمد صاحب وکیل قادیان (۸) ڈاکٹر لال دین صاحب کمپالہ (۹) چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج (۱۰) چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار ضلع منٹگمری (۱۱) صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب۔

ان سب دوستوں اور بزرگوں نے حسب توفیق حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ کی مالی امداد فرما کر اس کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی جزاءِ خیر عطا فرمائے، اور ان کو دینی و دنیاوی ترقیات سے مالا مال کرے۔

رسالہ پر بوجھ ابھی بدستور ہے، بلکہ اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اور ظاہری حالات پر نظر کرتے ہوئے اس سال ہمارے لئے پہلے سے بھی زیادہ مشکلات کا سامنا ہوگا۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل اعتماد ہے، کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس مقدس یادگار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو زندہ اور قائم رکھنے کا خود سامان مہیّا فرمائے گا، اور لوگوں کے دلوں میں اپنے الہام کے ذریعہ اس کی مدد کی تحریک فرمائے گا:

ہم اس سے قبل بھی عرض کر چکے ہیں، اور اب پھر اس عرض کو دُہراتے ہیں، کہ دُنیا میں کوئی بھی مذہبی اور علمی رسالہ اپنے خریداروں کے چندوں پر نہیں چل رہا۔ بلکہ ایسے تمام رسالے جو ہمارے رسالہ کی طرح علمی اور مذہبی ہیں، اور کامیابی سے چل رہے ہیں، ان کو ان کی قوم کے ذی ثروت اور علم دوست اصحاب کی طرف سے کافی رقوم بطور اعانت و عطیہ ملتی ہیں۔ ہمارے رسالہ کا دائرہ اشاعت ان کے مقابلہ میں نہایت محدود ہے۔ لہٰذا اسے احباب جماعت کی امداد کی جسقدر ضرورت ہے، وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ پس ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مخلصین سے یہ پُرزور تحریک کرتے ہیں، کہ وہ اپنے اس قومی رسالہ کی حسب توفیق امداد فرمائیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی، کہ اس رسالہ کے دس ہزار خریدار ہوں۔ حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے دسمبر ۱۹۳۸ء میں ایک مہم شروع کی تھی، جس کے نتیجہ کے طور پر رسالہ کے ایک ہزار کے قریب مستقل خریدار ہو گئے۔ مگر گذشتہ سال کے دوران میں کچھ رسالہ کے عملہ کی سستی کی وجہ سے اور کچھ حضرت میر صاحب کی بیماری کی وجہ سے یہ مہم سرد پڑ گئی، اور احباب کو رسالہ کی طرف پھر توجہ نہ رہی۔ اب حضرت میر صاحب کو خدا تعالےٰ نے صحت عطا فرمائی ہے۔ اُمید کی جاتی ہے، کہ انشاءاللہ اس مہم کو ازسرِ نو تازہ کیا جائے گا۔ اگر چند مستعد نوجوان کھڑے ہو جائیں، اور ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہم حضرت اقدس کی یہ خواہش پورا کرنے میں کامیابی کا فخر حاصل کر سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ مجید میں یورپین جنگوں کے متعلق پیشگوئیاں

(از جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن میں اس طرف اشارہ تھا، کہ فی زمانہ جبکہ مسلمان قرآن مجید کے حقائق و معارف سے ناآشنا اور بیگانہ ہو چکے ہیں، اور قرآنِ مجید کو ایک قصۂ ماضی خیال کیا جاتا ہے، اللہ تعالےٰ آپ کے ذریعہ اس کا کلام الٰہی اور زندہ کتاب ہونا ثابت کرے گا، اور دُنیا پر یہ ظاہر ہو جائے گا، کہ قرآنِ مجید ایک قصۂ ماضی نہیں، بلکہ وہ ہر زمانہ کے لئے ایک تازہ اور زندہ کتاب اور مکمل قانون ہے جس میں حسب منطوق آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ[1] ہر زمانہ کے لئے غیب کی پیشگوئیاں موجود ہیں، جو اپنے وقت پر پوری ہو کر اس کے منزّل من اللہ ہونے کی شہادت دیتی رہینگی۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک کشف میں قادیان کا نام قرآن مجید میں لکھا ہوا دکھایا گیا، اور حضور نے کشف میں ہی فرمایا "کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں درج کیا گیا ہے۔ مکّہ اور مدینہ اور قادیان"[2] اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اُولیٰ کے زمانہ میں علومِ قرآنیہ کی اشاعت مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہوئی، تو آپ کی بعثتِ ثانیہ کے زمانہ میں قرآنِ مجید کے حقائق و معارف

[1] التکویر ع ۱ [2] تذکرہ صفحہ ۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اشاعت کا مرکز قادیان دارالامان ہوگا۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد میں یورپ کی جنگوں کے متعلق چند ایسی پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں، جو اگرچہ چودہ سو سال سے قرآن مجید میں مسطور ہیں۔ لیکن دنیا کی نظروں سے مخفی و مستور تھیں۔ اور ان پیشگوئیوں کا اعلان اگر کسی مقام سے ہوا تو وہ صرف قادیان تھا۔ ان پیشگوئیوں میں سے بعض اصولی رنگ میں ہیں اور بعض خصوصی اور تفصیلی رنگ میں۔ اس مقالہ میں ان میں سے صرف پانچ پیشگوئیوں کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

پہلی پیشگوئی

سود خوری کا نتیجہ جنگ ہوگا جنگ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ[1]۔ یعنے اے مومنو! سودی لین دین سے پرہیز کرو اور خدا تعالیٰ کو سپر بناؤ، اور اسکے احکام کی پیروی کرو، اور سودی لین دین سے اجتناب اختیار کرکے اپنے آپ کو اس جنگ کی آگ سے بچالو جو اس حکم کے منکرین کے لئے تیار کی گئی ہے۔ دوسری آیت میں نار کی بجائے حرب کا لفظ ذکر کرکے اللہ تعالےٰ نے بتا دیا ہے کہ نار سے مراد جنگ ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ[2]۔ یعنے اگر تم سودی لین دین سے کنارہ کش نہیں ہوگے، تو پھر تمہیں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ایک جنگ کے لئے خبردار ہوجانا چاہیئے۔ یعنی سود کا نتیجہ جنگ ہوگا۔ سو ان آیات میں ان اقوام کے لئے جو سود کو رواج دینے والی ہوں گی ایک جنگ کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ چنانچہ فرانس اور جرمنی کی جنگ اور گذشتہ

[1] آل عمران۔ ع ۱۴ [2] البقرہ۔ ع ۳۸ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ عالمی اور موجودہ جنگ پر غور کرنے سے اس پیشگوئی کی صداقت کا معلوم کرنا مشکل نہیں ہے کیونکہ ان جنگوں میں سود کو بڑا دخل ہے۔ اگر گذشتہ عالمی جنگ میں سرمایہ دار تجار بین کی پُشت پر نہ ہوتے اور بڑھ چڑھکر سود لینے کی خاطر اپنے اموال ان کے سپرد نہ کردیتے تو شاید جنگ ایک دو سال سے تجاوز نہ کرتی۔ غرضیکہ اس آیت میں ان اقوام کے متعلق جو اس حکم کی خلاف ورزی کرکے اپنے اقتصادی معاملات کی بنیاد سود پر رکھیں گی، یہ پیشگوئی کی گئی ہے، کہ انہیں آتشِ جنگ میں داخل ہونا پڑے گا۔

دوسری پیشگوئی

تجارتی اصول کے توڑنے کے نتیجہ میں جنگ

ماہرین اقتصادیات سے مخفی نہیں کہ یورپین جنگوں کا ایک بڑا باعث اقتصادی مسائل ہیں۔ ہر ایک قوم چاہتی ہے کہ وہ غیر ممالک سے اپنے تجارتی تعلّقات بڑھائے، اور اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دے، تا اپنی مالی حالت کو مضبوط کرکے عیش وعشرت کی زندگی بسر کرسکے۔ اور اس غرض کے حصول کے لئے ہر جائز وناجائز وسائل اختیار کئے جاتے ہیں، اور تجارت پر ایسی پابندیاں عائد کیجاتی ہیں، کہ قومیں آپس میں آزادانہ تجارتی تعلقات قائم نہیں کرسکتیں۔ اور نئے مقبوضات حاصل کرنے کی خواہش کی بھی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ جنگ ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا وَّکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا[1] یعنے اے ایمان والو! تم کسی رنگ میں بھی اپنے بھائیوں کے اموال کو ناجائز طریق سے حاصل نہ کرو، البتہ تجارت کے ذریعہ یعنے تبادلہ میں تم دوسروں سے مال لے سکتے ہو، لیکن اس کے لئے یہ

[1] نساء - ع ۵ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرط ہے، کہ وہ فریقین کی رضامندی سے ہو۔ اور تراضی فریقین کی شرط جو تجارت کے لئے ہم نے لگائی ہے، وہ اتنی اہم ہے، کہ اگر اسکی پابندی نہ کی گئی، تو اس کا نتیجہ جنگ ہوگا۔ اور تم اپنے بھائیوں کے قتل کے مرتکب ہوگے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس ضمن میں وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے الفاظ ذکر فرمائے ہیں، کہ تم اپنے آدمیوں کو قتل مت کرو۔ یعنی اپنی طاقت و حکومت کے گھمنڈ میں آکر تراضی کی شرط کو نظر انداز کر کے زبردستی اپنی تجارت کو ترویج دینے سے قوموں کے درمیان جنگ کا باعث نہ بنو۔ خدا ئے تعالےٰ چونکہ تم پر رحیم ہے اس لئے اس نے اپنے رحم کے تقاضا سے تمہیں پہلے سے آگاہ کر دیا ہے، کہ تجارت میں تراضی فریقین کی شرط ایک ضروری اور لابدی ہے۔ اور جو شخص یا جو قوم زیادتی اور ظلم کو اختیار کر کے ہمارے اس حکم کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوگی۔ تو ہم اُسے آتشِ جنگ میں داخل کریں گے۔ اور ایسا کرنا خدا تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ وہ یہ خیال نہ کریں، کہ وہ اپنی تدبیروں سے اس جنگ کو ٹال سکیں گے:

تیسری پیشگوئی

سائنس اور جنگ اس میں شک نہیں، کہ اہلِ یورپ نے سائنس میں بہت ترقی کی، اور نئی سے نئی ایجادیں کیں۔ اگر ایک طرف سمندر پر حکومت کرنے کے لئے جنگی جہاز اور آب دوز کشتیاں بنائیں، تو دوسری طرف فضا میں اُڑنے کے لئے مختلف اقسام کے ہوائی جہاز تیار کئے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی، بلکہ نہایت درجہ مہلک گیسیں اور تباہی افگن بم اور تارپیڈو ایجاد کئے۔ بے شک یہ سب کچھ انہوں نے اختراع کیا۔ لیکن چونکہ ان کی تحقیقات کی بنیاد مذہب اور روحانیت پر نہیں رکھی گئی تھی۔ اس لئے وہی ایجادیں انکی اپنی تباہی کا باعث ہوئیں۔ چنانچہ مشہور مورخین موجودہ سائنس کی ترقی کے مضار اور نقصانات پر بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے، کہ اگر بالفرض ہم آئندہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتار طیارے بنالیں۔ لاکھوں درجہ زیادہ مہلک گیسیں تیار کرلیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ ہماری زندگی کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے دُنیا کو خطرہ میں رکھنے کا مترادف ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالٰے نے مومن مکتشفین کے متعلق فرمایا ہے:۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ[1] یعنے مومن لوگ جو اللہ تعالٰے کو ہر حال میں یاد رکھتے ہیں۔ اور آسمان و زمین میں جو اشیاء پائی جاتی ہیں، ان میں خوب غور کرتے ہیں، اور جب اپنی عمیق اور دقیق تحقیقات کے بعد کسی چیز کے فوائد معلوم کر لیتے ہیں، تو وہ صانع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب جس نے ہمیں ادنٰے حالت سے حالتِ کمال تک پہونچایا، تو نے یہ چیز بھی بے فائدہ پیدا نہیں کی تھی۔ بلکہ اس میں بھی ہمارے لئے کئی قسم کے فوائد اور منافع مضمر تھے، جن کا تحقیقات سے ہمیں پتہ چلا۔ سوائے خدا جو ہر قسم کے عیب و خطا سے منزّہ ہے، ہم کمزور عاجز بندے ہیں اور خطا و غلطی کر سکتے ہیں، ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے رکھیو۔ یعنی ہر تحقیق کے نتیجہ میں جو کسی چیز کے مضرات معلوم ہوتے ہیں، ایسا نہ ہو، کہ ہم اس کے مضر پہلوؤں کو استعمال کر کے مخلوق کے لئے تکلیف کا باعث ہوں۔ اے ہمارے رب! جس قوم کو تو آگ میں داخل کر دے تو بے شک تو نے اُسے عذاب میں ڈالدیا۔ آگے فرمایا۔ کہ جو لوگ تحقیقات کے بعد مفید پہلوؤں کی جگہ مضر پہلوؤں کو استعمال کرینگے تو ان کے لئے اس سزا سے بچانے کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اور انہیں اپنے کئے کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ اور فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دُعا میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے، کہ اگر سائنٹفک ریسرچ خدا تعالٰے

---

[1] آلِ عمران۔ ع ۲۰ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صفت رُبوبیّت کو مدّنظر رکھکر نہ کی جائے، تو اس ریسرچ کے نتیجہ میں جو اکتشافات ہونگے وہ آگ کے عذاب کی صورت میں بھی تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے اقتصادیات حساب۔ کیمسٹری۔ جغرافیہ۔ اسٹرانومی۔ طب وغیرہ علوم میں ترقی کی۔ اور زمانہ کے مطابق تحقیقاتیں کیں۔ لیکن اسی حد تک جس حد تک وہ لوگوں کے لئے مفید ہوسکتی تھیں۔ اور مذکورہ بالا دُعا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لَا تُعَذِّبُوا بِالنَّارِ کو اپنے مدّنظر رکھکر آتشگیر مادہ والے تباہ کن سامانوں کی ایجاد کی طرف توجّہ نہ دی لیکن اس زمانہ میں یورپین اقوام نے جب اس اصول کو مدّنظر نہ رکھا، جو مذکورہ بالا آیت میں بیان کیا گیا ہے، بلکہ خدا کی صفت ربوبیّت کے بھی مُنکر ہوگئے تو ان کی اپنی سائنٹفک ایجادات ہی دنیا میں ان کے لئے عذاب النار بن کررہ گئیں ؛

چوتھی پیشگوئی

عیسائی قوموں کے متعلق پیشگوئی

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، کہ حواریوں نے جب حضرت عیسےٰؑ سے یہ درخواست کی، کہ وہ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں، کہ وہ ان کے لئے آسمان سے مائدہ نازل کرے، تو انہوں نے تقویٰ کی نصیحت کی، اور فرمایا، کہ خدا تعالیٰ کو اپنا ذریعہ حفاظت بناؤ۔ اور ایمان پر قائم رہو۔ دنیوی رزق وہ خودبخود تمہیں عطا فرمائیگا۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا، تو آپؑ نے دعا کی، اور خدا تعالےٰ نے آپ کی دعا کو قبول کیا، اور فرمایا، اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ[1] یعنے اب دنیوی رزق تو تمہیں فراخی سے دیا جائے گا۔ لیکن جو تم میں سے اس کے بعد کفر کرے گا، اور ناشکر بنے گا، اور میری باتوں سے مُنہ موڑیگا، تو مَیں اسے ایسی سخت سزا دُونگا کہ دنیا میں پہلے کسی کو ویسی

---

[1] مائدہ۔ ع ۱۵۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سزا نہیں ملی ہوگی۔ ظاہر ہے، کہ اہل یورپ نے جو عیسائیت کا مرکز ہے، ظاہری نعمتوں سے وافر حصہ پایا۔ لیکن یہ دنیوی رفاہیت اور آسائش ان کی زیادتی کفر کا موجب ہوئی۔ اس لئے ضروری تھا، کہ مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق ان پر عذاب الٰہی نازل ہوتا۔ اور دوسری آیت میں فرمایا کہ چونکہ نصاریٰ نے ان باتوں پر عمل چھوڑ دیا جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ [۱]۔ لہٰذا ہم نے ان کے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت اور شدید بغض ڈال دیا۔ یعنے خدائی نصیحت کے ترک کرنے کا نتیجہ یہ ہوا، کہ اُن کے آپس کے تعلقات خراب ہوگئے، اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے۔ پس اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے، کہ عیسائی اقوام کے مذہب سے مونہہ موڑنے کا نتیجہ بدامنی ہوگی، اور ایک دوسرے کے دشمن ہو کر آپس میں جنگ کرتے رہیں گے۔ پس یورپین اقوام کا ایک، دوسرے سے برسرِ پیکار ہونا مندرجہ بالا پیشگوئی کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ہے ؎

پانچویں پیشگوئی

یورپین جنگوں کا نقشہ اب میں ایک تفصیلی پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں۔ جس میں یورپ کی جنگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی سورۃ رحمان میں مذکور ہے۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے کئی سال پیشتر اس سورۃ کا درس دیتے ہوئے فرمایا تھا، کہ اس سورۃ میں انسان اور جان سے مراد مشرقی اور مغربی اقوام ہیں۔ چونکہ مغربی اقوام کے مشرقی لوگوں سے تعلقات منقطع تھے، اور ایک عرصہ دراز تک وہ ان سے پوشیدہ رہے، اس لئے انہیں جان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن آخری زمانہ میں ان کے تعلقات چونکہ مشرق سے پیدا ہونے والے تھے، اس لیے آیت مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰن

[۱] مائدہ - ع ۳ ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں یہ پیشگوئی فرمائی، کہ دو سمندر یعنے بحیرہ احمر اور بحیرہ روم مل جائینگے، اور ان میں سے روک اٹھا دی جائے گی۔ چنانچہ نہر سویز کے نکل آنے سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور آیت وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ میں یہ بتایا، کہ ان دونوں سمندروں کے ملنے کا نتیجہ جہازوں کی فراوانی ہوگی۔ اور بڑے بڑے سواری کے اور جنگی جہاز پہاڑیوں کی طرح سمندروں میں چلتے نظر آئیں گے۔ اور آیت كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ میں دونوں قوموں کے متضاد خیالات کا جواب دیا گیا ہے۔ ایک قوم یہ سمجھ رہی ہوگی، کہ اب ہم فنا ہو گئے ہماری ہلاکت یقینی ہے۔ ترقی کی کوئی صورت نہیں۔ دوسری قوم یہ خیال کر رہی ہوگی کہ ہم کبھی فنا نہیں ہو سکتے۔ کوئی طاقت ہمیں نہیں مٹا سکتی۔ پہلی قوم کو بتایا، گھبرانے کی ضرورت نہیں، فنا تو ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے، لیکن بقاء کے بھی ساتھ ساتھ سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ دوسری قوم کو سمجھایا، مغرور مت ہو، ہر ایک نے فنا ہونا ہے، اور دنیا میں وہی قوم رہے گی، جس کو خدا رکھنا چاہے گا۔ جو اپنے ارادوں کو اپنے خالق کے ارادہ اور منشاء کے مطابق بنائے گی۔ اور اپنے آپ کو دنیا کے لئے نافع اور مفید ثابت کرے گی۔ اگلی آیت میں فرمایا کہ ہر چیز اپنے قیام و بقا میں خدا تعالےٰ کی محتاج ہے۔ اور كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ میں قوموں کے عروج و زوال کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ ایک قوم کو نیچا اور دوسری کو بلند کرتا ہے۔ پھر فرمایا، کہ ہم خاص طور پر تمہاری طرف توجہ کرینگے۔ اے نیک لوگو! میرے ستّار و غفّار و مہیمن ہونے کی صفات تمہیں ترقی دینے اور بڑھانے میں لگ جائیں گی، اور اس کے مقابل مجرموں کے تنزّل اور مٹانے میں میری صفات کام کرینگی پھر فرمایا، اس وقت لوگ اس بات کے پیچھے پڑے ہوئے ہونگے کہ ادھر آسمان کی کھال اتار لیں اور دوسری طرف زمین کے خزائن اپنے قبضہ میں کریں۔ یعنے وہ زمین و آسمان پر حکومت کرنا چاہیں گے، حتّٰی کہ قانونِ الٰہی پر بھی تصرّف کرنے کی کوشش کرینگے، مگر اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتا ہے، کہ وہ خواہ کس قدر بھی ترقی کر جائیں، اور آسمانی فضا میں تیز رفتار طیاروں میں اُڑتے پھریں۔ اور زمین دوز ٹریفک کے سسٹم قائم کر لیں، لیکن پھر بھی وہ خدائی قانون سے باہر نہیں جاسکیں گے۔ پھر فرمایا۔ وہ لوگ جو خدائی طاقتوں سے غافل ہونگے، اور اپنی تہذیب کے دلدادہ اور اپنی صنائع وایجادات پر مفتخر اور اپنے خود ساختہ قوانین کو شریعت خداوندی پر ترجیح دیکر اپنے آپ کو خدا سے مستغنی خیال کرینگے۔ تو ہم انہیں ایسے عذاب میں مبتلا کرینگے، جس سے انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہونے لگے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ۔ کہ تم پر آگ کا شعلہ اور دھوآں چھوڑا جائے گا۔ یہ بالکل توپوں کے چلنے کا نقشہ ہے جس میں سے پہلے شعلۂ نار نکلتا ہے اور پھر دھوآں۔

شواظ اور نحاس کے معنے اگر شواظ اور نحاس کے معانی پر غور کیا جائے، تو ان دونوں الفاظ میں ان تمام تباہ کن اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے، جو یورپین جنگوں میں استعمال کی جاتی ہیں، جو اپنے اندر آتشگیر مادہ رکھتی ہیں، مثلاً عام بم۔ آگ لگانے والے بم۔ آئل بم۔ بڑے دھماکے والے بم۔ اور لینڈ مائنز وغیرہ، اور ہر قسم کی زہریلی گیسیں۔ کیونکہ شواظ کے اصل معنے ہیں۔ لَهَبٌ لَا دُخَانَ فِيْهِ۔ ایسا شعلہ جس میں دھوآں نہ ہو۔ آگ کی حرارت اور سورج کی تپش کو بھی کہتے ہیں، اور اس کے معنے الصِّيَاحُ سخت آواز کے بھی ہیں، یعنے ایسی چیخ یا سخت آواز جو اپنے ساتھ آگ لئے ہوئے ہوگی۔ جیسے Screaming بم میں سے گرتے وقت نہایت سخت آواز نکلتی ہے۔ اور نحاس کے معنے ہیں، دُخَانٌ لَا لَهَبَ فِيْهِ۔ ایسا دھوآں جس میں شعلۂ آگ نہ ہو، اس سے مراد زہریلے دھوئیں اور بدن کو جلا دینے والی گیسیں ہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں بموں میں رکھکر آسمان سے پھینکی جاتی ہیں۔ اور نحاس کے معنے ان شراروں اور ریزوں کے بھی ہیں جو گرم لوہے کو ہتھوڑے سے کوٹتے وقت گرتے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے اس سے مراد وہ ریزے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ٹکڑے ہیں، جو طیارہ شکن توپوں کے گولوں کے فضا میں پھٹنے سے نیچے زمین پر گرتے ہیں، جن کے لگنے سے موت بالکل ممکن ہے اور ان سے کئی اموات ہو بھی چکی ہیں[1] غرضیکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا، کہ تم ہماری شریعت سے مونہہ موڑ کر اپنی دماغی قوتیں اختراعات و ایجادات میں صرف کرلو، پھر دیکھو کہ وہی سامان تمہاری ہلاکت کا باعث بنتے ہیں یا نہیں؟ اور اگلی آیت وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ میں فرمایا کہ وہ سخت مصیبت کے دن ہونگے۔ اور اس وقت آسمان بھی سُرخ ہو جائے گا۔ چنانچہ جنگ میں آسمان سُرخ ہی معلوم ہوتا ہے، چنانچہ برٹش یونائٹڈ پریس کی ایک خبر برلن اور اس کے نواحی کے متعلق جو ڈیلی ایکسپریس مورخہ ۱۷ر جون میں شائع ہوئی، اس میں ایک مقام کا نقشہ کھینچتے ہوئے آسمان کے متعلق لکھا ہے، A blood red sky یعنی آسمان خون کی طرح سُرخ تھا۔ پھر آگ لگانے والے بم جب پٹرول کے ذخائر اور مکانوں

---

[1] :- کتاب A.R.P. مؤلفہ ہیلڈن ایف، آر، ایس مطبوعہ لنڈن ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے، کہ گذشتہ جنگ میں ۱۹۱۶ء سے ۱۹۱۸ء تک انہی ٹکڑوں سے لنڈن میں بہت سے آدمی مرے تھے، اور بعض ہوائی حملوں میں تو ان سے بھی اسی قدر اموات ہوئیں جتنی کہ بموں سے۔ پھر انہوں نے گیس اور دخان کی اقسام بیان کی ہیں، اور لکھا ہے کہ بعض گیسیں اور دھوئیں بم کے اندر رکھے جا سکتے ہیں اور بم پھٹتے ہی گیس یا دھوئیں کا ایک بادل چھا جاتا ہے، اور سانس لینے سے اس کا زہریلا پن معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح مسٹرڈ گیس ہے جو بدن کو جلا دیتی ہے۔ پھر اس نے ایک قسم Poisonous Smoke بیان کی ہے، یعنے زہریلے دھوئیں۔ جن میں سے بعض آرسینک سے بنتے ہیں جب اُسے گرم کیا جائے، تو وہ ہلکے دھوئیں کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور جب سانس لی جائے تو سخت درد ہوتا ہے۔ پھر لکھا ہے، کہ گذشتہ جنگ میں گیس اور دھوئیں سے قریبًا دو لاکھ اموات ہوئی تھیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جنگلات پر پھینکے جاتے ہیں، تو ان سے جو آگ لگتی ہے وہ اتنی بلند ہوتی ہے، کہ اُفق آسمان سُرخ نظر آتا ہے۔ چنانچہ برطانوی ہوابازوں نے اپنی بموں کے ذریعہ جرمنی کے بعض درختوں کے جنگل اور پٹرول کے ذخائر جلائے، جس کی آگ اتنی بلند تھی، کہ دس دس بیس بیس میل سے نظر آتی تھی۔

اگلی آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، کہ اس عذاب کی وجہ یہ ہوگی، کہ اخلاقی جرائم زنا وغیرہ پر کوئی سزا نہیں دی جائے گی، اور انہیں جرائم نہیں سمجھا جائیگا۔ اس لیئے ان کی سزا ہم اپنے ہاتھوں سے دینگے۔ دوسرا مطلب اس آیت کا یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اس وقت گناہ اس کثرت سے ہونگے کہ اس سوال کی ضرورت ہی نہ ہوگی، کہ انہیں سزا یا عذاب کیوں دیا جائے پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، کہ ان مجرم گنہگاروں کی پہچان جنہوں نے خدا سے تعلق قطع کر لیا تھا، مشکل نہ ہوگی، ان کی شکلیں، ان کے اعمال و اقوال ان کے خدا تعالےٰ سے بے تعلق ہونے کا ثبوت دینگے، اس لئے ان کے بڑوں اور چھوٹوں کو اس میں ماخوذ کیا جائے گا یعنی یہ سزا اس رنگ کی ہوگی، کہ عام لوگوں اور ارکانِ حکومت سے کوئی بھی مستثنےٰ نہیں ہوگا۔ چنانچہ چرچ ایسوسی ایشن کے آفیشل آرگن The Watchman بابت ماہ جون اگست ۱۹۴۰ء کے صفحہ ۱۰ میں موجودہ جنگ کا سبب مندرجہ ذیل لکھا ہے:-

The cause of the war is National Sin.

یعنی اس جنگ کا باعث قومی گناہ ہے، پھر مندرجہ ذیل قومی گناہوں کا ذکر کیا ہے:-

(۱) سبت کی تعظیم نہیں رہی۔ (۲) قمار بازی۔ (۳) شراب خانے۔ (۴) بُت پرستی (۵) ناجائز تعلقات۔ پھر مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ شخصی گناہوں کی پُرسش تو قیامت کو ہوگی لیکن قومی گناہوں کی سزا اسی دُنیا میں ملتی ہے۔ اگر حکومت اور مذہبی لیڈر ان گناہوں کی مخالفت کریں، تو خدا اس جنگ کو دور کر دے گا، اور ہمیں ہٹلر وغیرہ پر غلبہ عطا کرے گا۔

"If our rulers encourage national breaches of

Digitized by Khilafat Library Rabwah

God's commadments and of National Righteousness; it will be evidence that God has forsaken our nation."

اور اگر ہمارے حکمران نیشنل نیکی اور احکام خداوندی کی قومی خلاف ورزی کو زیادہ ہوا دیں تو یہ اس امر کی کھلی شہادت ہوگی، کہ خدا نے ہماری قوم کو فراموش کر دیا ہے۔

اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ خدا سے یہ قطع تعلق کرنے والے لوگ جو خیال کرتے تھے، کہ وہ اپنی تدابیر اور لیگوں اور اپنے خود ساختہ قوانین کے ذریعہ اس دنیا کو جنّت بنا دینگے، اور دنیا میں امن قائم کر دینگے، اور اس دوزخ کی جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کی تھی تکذیب کرتے تھے، وہ اسی دوزخ میں یا کھولتے ہوئے پانی میں چکر کھاتے رہیں گے۔ جہنّم سے مراد جنگ کی حالت اور حمیم ان سے مراد جنگ کی فکر اور اس کے لئے تیاری کی حالت ہے۔ یعنی کسی وقت بھی انہیں حقیقی امن نصیب نہ ہوگا۔ یا تو وہ جنگ کر رہے ہونگے یا تیاری میں مشغول ہونگے۔ اور اس جنگ کے لئے آگ کا ہی لفظ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اور دوزخ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ ڈیلی ایکسپریس کے نمائندہ مقیم Tours نے ۱۷ جون سنہ ۱۹۴۰ء کو اس کی حالت بیان کرتے ہوئے لکھا، کہ وہ دوسرے مقامات سے بھاگی ہوئی عورتوں اور بچوں سے پُر تھا، اور جرمن ہوائی جہازوں نے ان پر بم برسائے۔ وہ فجر کے وقت دو دفعہ آئے، اور پھر لنچ کے وقت آئے۔ And they made the city a hell on earth. اور انہوں نے اس شہر کو زمین پر دوزخ بنا دیا۔

پس یہی دوزخ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں ذکر کیا ہے، جس میں یورپین اقوام کو ان کے گناہوں کی پاداش میں بطور سزا ڈالا جائے گا۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے، اور ایسی بیّن اور واضح ہے، کہ کوئی منصف اغیر متعصب انسان اس پر اطلاع پانیکے بعد قرآنِ مجید کے کلامِ الٰہی ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔ اور اس کا پیشگوئی ہونا اسی انسان نے سب سے پہلے بیان[۴۴]

۴۴ فرمایا جیکے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور بشارت فرمایا تھا کہ وہ رحمت کا نشان اور صاحبِ شکوہ اور مسیحی نفس لڑکا اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"طلوعِ اسلام" اور ختمِ نبوّت

(از جناب حقّانی۔ ایم۔ اے)

ڈاکٹر اقبال اور ان کے حواریوں کو اپنے دلائل کی نُدرت پر بڑا ناز ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے مخالف علماء کو ہمیشہ نصیحت فرماتے رہتے ہیں، کہ پرانی طرز کو چھوڑ کر نئی طرز اختیار کرو۔ کیونکہ کہنہ طریق فرسودہ ہو چکا ہے اور تمہیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ رسالہ "طلوع اسلام" بابت ماہ اگست ۱۹۴۰ء میں "ختم نبوت" پر ایک مضمون شائع ہوا ہے اس کا ایک حصّہ نئی طرز میں لکھا گیا ہے، اور دوسرا اسی پرانی طرز میں، جو ان سے پہلے قدیم طرز کے علماء آزما چکے ہیں۔ قرآنی آیات سے جو استدلالات کئے گئے ہیں ان کا جواب بے شمار دفعہ دیا جا چکا ہے، اور نئی طرز پر بھی اس رسالہ میں تنقید کی جا چکی ہے[۱] مگر چونکہ "طلوع اسلام" کو بڑا ناز ہے، اس لئے ایک دفعہ پھر ان کی توجہ بعض امور کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ان کی دلیل کا بنیادی پتھر مجوسی ثقافت، کا مسئلہ ہے۔ اور اہلِ علم حضرات سے پوشیدہ نہیں کہ یہ خیال ڈاکٹر اقبال نے یورپین مصنّفوں سے ہی لیا ہے جنہوں نے کہ اسلام کو بھی Magian Group میں رکھا ہے۔ چنانچہ علّامہ موصوف اپنی کتاب Reconstruction of Religious Thought in Islam میں Spengler (سپنگلر) کے اسی اعتراض کا جواب دیتے وقت "ختم نبوت" پر زور دیتے ہیں۔ مگر حیران ہوں، کہ "طلوع اسلام" والے مجوسیوں

---

[۱] دیکھئے میرا مضمون "علامہ اقبال اور ختم نبوت"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے وجود کو آغازِ آفرینش سے ہی مانتے ہیں، یا بہت بعد ان کا ظہور ہوا ہے۔ کیونکہ انہیں خود بھی تسلیم ہے، کہ" انسانی تمدن و عمرانیت کے ابتدائی ادوار میں دیکھیے، ہدایت آسمانی کا سلسلہ کیسے غیر منفصل و متواتر چلا آتا ہے، ہر عہد میں رسول، ہر قریہ میں رسول، ہر قوم میں رسول"۔ اس لئے یہ کہنا کہ" اس آنے والے کا تخیل سب سے پہلے مجوسیوں کے ہاں ملتا ہے" بداہتہً غلط ہے۔

انہیں تسلیم ہے، کہ آغازِ آفرینش سے لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک آنے والے، کا انتظار رہا۔ اور غالباً اس سے بھی انکار نہ ہوگا، کہ کم از کم حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور پہلے نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا۔ پھر میں نہیں جانتا، کہ مجوسی اندازِ نگاہ کی مثالیں دیتے ہوئے یہ کہنا کہ"یہودی ایلیا نبی کی آمد کے منتظر ہیں، عیسائیوں کو بھی ایک آنے والے کا انتظار ہے، جو فلاح وسعادت کا دور اپنے ساتھ لائے گا"۔ اپنے اندر کیا معنے رکھتا ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب ہے، کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی انتظار مجوسی اندازِ نگاہ کی رہینِ منت ہے' اور اس کے اندر کوئی حقیقت نہیں، تو حضرت یحیٰؑ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام اور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں وہ خدا کی طرف سے نہیں، بلکہ مجوسی اندازِ نگاہ کی شرمندۂ احسان ہوں گی۔

طلوعِ اسلام والوں سے میرا پہلا سوال یہ ہے، کہ کیا مجوسی اندازِ نگاہ' یورپین مصنفوں کی بے سمجھے بُوجھے نقالی نہیں؟

دوسرا سوال یہ ہے، کہ آغازِ آفرینش سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک جو آنے والوں کی انتظار رہی، یہ مجوسی اندازِ نگاہ کے زیرِ اثر تھی یا خدا نے ان آنے والوں کی خبر دی ہوئی تھی؟

(۲)

" آپ نے دیکھا ہوگا، کہ جس قوم میں" آنیوالے" کا عقیدہ رہا، وہ قوم ایک دفعہ گرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد پھر ابھری ہی نہیں، پارسی، یہودی، ہندو، بدھ، عیسائی ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ انہیں گر کر اُٹھنا نصیب ہی نہیں ہؤا۔ ریورپ کے "عیسائی" نے جب دنیاوی ترقی کی ہے، نہ صرف اسی عقیدے کو بلکہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر کی ہے۔" (طلوع اسلام اگست ۱۹۴۰ء)

خوب۔ گو یا یہودیوں کے "ادبار" کی وجہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا انکار نہیں، بلکہ ان کی آمد کا انتظار ہے۔ اور عیسائیوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار کی سزا نہیں ملی، بلکہ نوید مسیحا کے انتظار کا نتیجہ بھگتنا پڑا۔

کیا مضمون نگار صاحب اس سوال کا جواب دینے کی طرف توجہ فرمائیں گے، کہ علامہ اقبال تو فرماتے ہیں:۔

At critical times the world life makes intensely conscious egos to emerge. It intuitively sees its own needs, and at critical moments defines its own direction. This is what, in the language of religion, we call Prophetic revelation.

یعنی نازک مواقع پر حیاتِ عالم انتہائی باشعور ہستیوں کو پیدا کرتی ہے۔ یہ وجدانی طور طور پر اپنی ضرورتوں کو محسوس کرتی، اور نازک وقتوں میں اپنے رُخ کی تعیین کرتی ہے۔ اس کو مذہبی زبان میں ہم وحی رسالت کہتے ہیں۔

پھر انہیں تسلیم ہے، کہ:۔

Surely the present moment is one of great crisis in the history of modern culture. The modern world

Digitized by Khilafat Library Rabwah

stands in need of biological renewal."

یعنی یقیناً موجودہ وقت جدید ثقافت کی تاریخ میں بڑا ہی نازک ہے۔ عصر جدید کو حیاتیاتی تجدید کی ضرورت ہے۔"

اب بتائیے کہ کسی آنیوالے کا انتظار قوم کے ادبار کی نشانی ہے، یا قوم کا احیاء کسی مردِ حق کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ اور مردِ حق کے متعلق علامہ موصوف کا ارشاد ہے سہ

"مردِ حق از آسماں افتد چو برق"

اور اگر اب روحانی رہنما کی ضرورت نہیں، جو آسمان سے فیض یافتہ ہو، تو آپ کے پاس مسٹر کرشنا مورتی کی اس بات کا کیا جواب ہے، کہ:۔

Spirtual leaders have existed for ages because of mans stupidity

یعنی صدیوں سے روحانی رہنماؤں کا وجود انسانی حماقت کی وجہ سے پایا جاتا رہا ہے۔ کیا آپ کا یہ کہنا کہ انبیاء انسانی شعور کی خامی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے رہے، مسٹر کرشنا مورتی کے ارشاد کے مترادف نہیں۔ اس صورت میں گذشتہ انبیاء میں سے کسی پر ایمان لانا حماقت پر مبنی قرار دیا جائیگا۔

پھر آپ کا یہ کہنا کہ آنیوالے کی انتظار، قوائے عمل کو معطل کر دیتی ہے، واقعات کے خلاف ہے۔ کیا آپ مولانا روم، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، جن کی تعریف میں علامہ اقبال بھی رطب اللسان ہیں، اور ایسے ہی دوسرے اسلامی بزرگوں کو بھی بے عمل سمجھتے ہیں؟

حضرت! قوموں کی "حیاتیاتی تجدید" علامہ موصوف کے تسلیم کردہ اصول کے مطابق Prophetic revelation کے بغیر ممکن نہیں۔ گری ہوئی قوموں کو مذہبی رنگ میں اُبھارنا 'سیاست دانوں' 'شاعروں'، اور 'خودی' کے علمبرداروں کے بس کی بات نہیں۔ آپ لوگ مرکزیت، اطاعت امیر، اور بیت المال وغیرہ امور پر بڑا زور دیتے رہتے ہیں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ کے "پیغمبر خودی" اس میں کامیاب ہو سکے؟ یا آپ کے "غازی" اسلامی احکام کے نفاذ میں عہدہ برآ ہوتے؟ یاد رکھیئے! یہ صرف "مردِ حق" کا کام ہے، کہ ؎

اول اندر نارِ خود سوزد ترا　　　بازِ سلطانی بیاموزد ترا

جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے وقت کے یہودیوں کو جو "سلطانی" کے لئے بے قرار تھے، فرمایا تھا، کہ پہلے خدا کی بادشاہت کو تلاش کرو، پھر تمام دنیا کی نعمتیں تمہیں خود بخود مل جائینگی۔

اب بھی خدا سے رشتہ مضبوط کرنے والے لوگ ہی اس زمین پر الٰہی حکومت قائم کر سکینگے یہ طریق غلط ہے، کہ پہلے بادشاہت حاصل کر و پھر اسلامی احکام کا نفاذ ہو جائے گا۔ کیا آپ کوئی اسلامی ملک بتا سکتے ہیں جس میں ایسا ہوا ہو؟ پہلے خدا کے ہو جاؤ، پھر دُنیا تمہاری ہو جائیگی جب تم خدا کی طرف دوڑو گے، تو بادشاہ تمہارے پیچھے دوڑینگے، اور الٰہی حکومت کے لئے کوشاں ہونگے۔

(۳)

ختم نبوت کی فلاسفی کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:۔

"لہٰذا اگر انسانیت کے عہدِ طفولیت میں قدم قدم پر آسرے اور سہارے بہم پہونچانا ہی تقاضائے ربوبیت تھا، تو جوانی کے زمانے میں اپنے پاؤں چلنے دینا اس کے حق میں رحمت و شفقت تھا۔ اس کے قوائے عقلیہ کے بڑھنے پھولنے پھلنے کا یہی ایک ذریعہ تھا، اس کے جوہر مضمر میں جلا پیدا کرنے کا یہی ایک طریقہ تھا۔ نہیں! بلکہ یوں کہیئے، کہ انسانیت کی خودداری کا یہی تقاضا تھا، کسی نوجوان سے بچوں جیسا سلوک کیجیئے، راستے میں اس کی انگلی پکڑ کر چلایئے، اسے گود میں اٹھانے کی کوشش کیجیئے پھر دیکھیئے اس کی خودداری کو کتنی ٹھیس لگتی ہے وہ کیسے انگلی چھڑانے کی کوشش کرتا ہے، وہ کس طرح گود سے اچھل کر بھاگتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرطِ ندامت سے اس کا چہرہ تمتما اُٹھیگا، احساسِ خودی سے اس کی پیشانی عرق ریز ہوجائیگی۔ آپ نے اندازہ فرمایا، کہ تکمیلِ دین اور ختمِ نبوت کس طرح اصولِ فطرت کے عین مطابق ہے۔ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ کیا جاتا، تو ذہنِ انسانی کی کھڑکیاں بھی نہ کھلتیں، انسان اپنے پاؤں چلنا کبھی نہ سیکھتا، یہ بچہ کبھی جوان ہونے نہ پاتا۔" (طلوعِ اسلام ص۱۲)

لیکن اس دلیل کا اچھوتا پن بھی اہلِ علم حضرات سے پوشیدہ نہیں، نطشہ جس سے فلسفۂ خودی مستعار لیا گیا ہے، یہی دلیل خدا کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ پروفیسر تاثیر صاحب نے مقالات یومِ اقبال میں علامہ اقبال کی اس دلیل کا تعلق نطشہ کے اس مقولے کے ساتھ ظاہر کیا ہے:۔

"The old Gods came to an end long ago. The Gods are dead" Thus spake Zarthasthra, "For they suppress the Ego." And Iqbal's reason for the end of prophets (Finality) are of the same brand.

یعنی "مدت ہوئی پرانے خدا ختم ہوگئے۔ خدا مرگئے ہیں' زرتشت نے کہا، کیونکہ وہ 'انا' خودی کو دباتے ہیں۔ اور اقبال کے ختمِ نبوت کے متعلق دلائل بھی اسی قسم کے ہیں۔"

یاد رکھئے! علامہ اقبال کی اس دلیل کا منطقی نتیجہ یہ ہے۔ کہ "خدا" سے بھی آزاد ہوجاؤ' اور اس سے ایسے بے نیاز کہ اسے تمہاری ضرورت پڑے تو پڑے۔ تمہیں اس سے مدد مانگنے میں عار ہونی چاہیئے، بلکہ خدا کے وجود سے ہی سرے سے منکر ہوجاؤ۔ کیونکہ یہ انسانی ایغو اور خودی کے نشوونما میں حارج ہے، اور ایک جوان، باہمت انسان کے لئے ایسی ہستی کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہارا لینا باعث ننگ و عار ہے۔

حیران ہوں، کہ "طلوع اسلامؑ" کے مضمون نگار کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ پھر اگر نبوّت کا اجراء، آنے والے کا انتظار، انسانی غیرت کے منافی، اور قوائے عمل کو بیکار کرنے والا ہے، تو نطشہ کے اس سوال کا جواب کیا ہے؟

"دعا کرنا باعثِ شرم ہے، سب کے لئے نہیں، بلکہ تیرے، میرے اور ہر اُس انسان کے لئے جس کے دماغ میں ضمیر ہے۔ تیرے لئے دعا کرنا باعث شرم ہے، تجھے خوب معلوم ہے، تیرے اندر بزدلی کا بھوت چاہتا ہے، کہ تو ہاتھ جوڑے انہیں گودی میں رکھے، اور تیرے لئے کام آسان کردیئے جائیں۔ یہ بزدلی کا بھوت تجھے ترغیب دیتا ہے، کہ خدا ہے!"[لہ]

اگر خدا کی طرف سے آنے والے کی انتظار بے عمل و پست ہمّت بناتی ہے، اور انسانی خودی و غیرت کے منافی ہے، تو دُعا کے متعلق بھی یہی اعتراض زیادہ شدت و مضبوطی سے وارد ہوتا ہے۔ کیا "طلوع اسلام" کے مضمون نگار اس امر کی طرف توجّہ فرمائیں گے؟ پھر اگر ختم نبوّت کی یہ دلیل اپنے اندر کوئی قوت رکھتی ہے، کہ اب خدا نے مکمّل ہدایت نامہ بھیجدیا، اسے کلام کرنے کی ضرورت نہیں، اب کلیم اللہ کے بغیر ہی آجکل کا باشعور اور خوددار انسان، فلاح، حاصل کرسکتا ہے، تو آریوں کا ویدوں کے متعلق نظریہ اس سے بھی زیادہ معقول معلوم ہوتا ہے۔ ان کا خیال ہے، کہ جس طرح اس نے تمام کائنات، اس کا نظام، اور اس کے اصول و قوانین آغازِ آفرینش میں ہی مکمل فرما دیئے، اسی طرح اس نے انسانوں کے لئے ہدایت کا مکمل مجموعہ بھی شروع ہی میں نازل فرما دیا۔ اب جس طرح انسانی عقل کے ارتقاء اور علم و تجربہ کے نشوونما کے ساتھ ساتھ کائنات، اس کے نظام اور قوانین کے

لہ Thus spoke Zarathustra P. 247

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق باشعور انسانوں کو واقفیت ہوتی گئی ہے، اسی طرح الٰہی ہدایت نامہ سے بھی انسان بقدر ظرف فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ خدا کی عملی کتاب فطرت کو ہر کوئی اپنے علم و تجربہ کے مطابق ہی پڑھ سکتا ہے، اور اس سے بقدر استعداد ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ خدا کی قولی کتاب کا علم بھی انسان کی عقل و استعداد پر ہی مبنی ہے۔ جس طرح فطرت کے راز انسانی عقل و شعور اور تجربہ و مشاہدہ کو دعوتِ عمل دیتے ہیں، اسی طرح خدا کی کتاب بھی لوگوں کو دعوتِ فکر دیتی ہے۔

آپ تو کہتے ہیں کہ انسان ہزاروں سال بچپن کی حالت میں رہا، اور اس کو آسمانی ہدایت کا محتاج رکھکر اس کی عقل و شعور کو مختلف بندھنوں میں اسیر رکھا گیا، ہر قدم پر ہدایات، رہنمائی اور سہارے کا محتاج رہا، اور اپنی عقل سے کوئی کام نہ لے سکا، مگر یہاں تو خدا نے انسان کے احساسِ خودی کو مدنظر رکھتے ہوئے آغازِ آفرینش میں ہی مکمل ہدایت نامہ دیدیا، اور اس کو تاکید کردی، کہ اپنی عقل و فکر سے کام لیکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔

جس طرح فطرت کے اٹل قوانین پہلے ہی مقرر کر دیئے اسی طرح انسانی ہدایت کے مکمل اور اٹل قانون پہلے ہی بتا دیئے۔ جنھوں نے اپنی عقل و فکر سے کام لیا، فطرت کے رموز سے آگاہ ہوئے، اور اس کی قوتوں سے فائدہ اٹھایا، اسی طرح جنھوں نے الٰہی کلام کے رموز پر غور و تدبر کیا، ان سے مستفید ہوئے۔ اسی لئے خدا نے ابتدا ہی میں اسے زنجیروں سے آزاد کردیا، اور سہاروں سے بے نیاز، شروع ہی میں اُسے اپنے پاؤں پر کھڑا کردیا، اور عقل کی جولانیوں کے لئے آزاد۔

فرمایئے "اقبالی" نقطۂ نگاہ سے آریوں کی دلیل زیادہ وزنی ہے، یا آپ کی؟

اور پھر یہ واقعات کے خلاف ہے، کہ قرآن حکیم کے نازل ہونے سے قبل لوگ الہام کے مخالف، اور عقل کے پرستار نہ تھے۔ تمام دُنیا میں ایسے فلسفی اور سائنسدان تاریخ کے زمانہ سے موجود رہے ہیں، جنھوں نے عقل و فکر، تجربہ و مشاہدہ کو ہی اپنا رہنما بنایا ہے نہ کہ کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی کلام کو۔ اور پھر آپ کے نقطۂ نظر سے مذہب کی غرض و غایت حکومت حاصل کرنا ہے۔ اس اصول کی روشنی میں بھی دیکھا جائے، تو الہامی کتابوں کے ماننے والوں کی نسبت مشرک، بُت پرستوں، اور دُنیا داری کے رنگ میں رنگے ہوئے لوگوں کی دُنیا کے وسیع رقبہ پر اور لمبے زمانہ تک حکومت رہی ہے۔ یہودی ہوں یا ان سے پہلے کے الہامی کتب کو ماننے والے، تاریخ اٹھا کر دیکھئے، تو ان لوگوں نے بہت کم رقبہ اور بہت تھوڑی مدت کے لئے حکمرانی کی لذت اٹھائی ہے۔ اس کے برخلاف مصریوں، کلدانیوں، یونانیوں، رومیوں اور اس قسم کے مشرکین نے لمبے عرصہ تک وسیع رقبوں پر حکومت کی ہے۔ اسلامی حکومت بھی (اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے، کہ خلفائے راشدین کا زمانہ قلیل تھا، اور مسلمانوں کے اندر ملوکیت آگئی تھی) دُنیا کے رقبے، اور دنیا کی عمر کے لحاظ سے بہت کم عرصے اور تھوڑے عرصہ کے لئے رہی ہے۔ اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجانے والے کسی آسمانی کتاب کے پیرو نہ تھے۔ الغرض یہ خودی، انسانی عقل کی پختگی، اور حکومت کی دلیل ایسی بودی ہے، کہ دلائل و تاریخی شواہد کے سامنے ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتی۔

پھر یہ وہ راہ ہے، جو منزلِ مقصود کی طرف لے جانے کے بجائے شکوک و شبہات کے ویرانوں میں لا ڈالنے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورو پین ممالک کی ترقی، ان کے جاہ و جلال اور ان کی حکومت کی وسعت سے متاثر ہو کر آپ ایسے نوجوان اہل یورپ کو ہی سچا مسلمان سمجھنے لگے ہیں۔ یہ مضمون زیادہ تفصیل طلب ہے اور خدا نے توفیق دی، تو اس پر پھر انشاء اللہ شرح و بسط سے روشنی ڈالی جائے گی، فی الحال انہیں اشارات پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور ایک آخری نوٹ کے ساتھ اس مضمون کو ختم کئے دیتا ہوں۔

(۴)

"اس مقام پر دین کے متعلق ایک نکتے کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ ایک چیز انسان کی فطرت کے اندر ودیعت کر کے رکھدی گئی ہے۔ اور وہ کسی بلند و بالا ہستی کا وجدانی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساس ہے۔ اس وجدانی احساس کے اعتبار سے انسان شروع سے آخر تک یکساں چلا آتا ہے۔ لیکن اس وجدانی کیفیت کے علاوہ دوسری حالت اس کے ذہن کی ہے۔ اور ارتقائے ذہنی کے لحاظ سے ابتدائی دور انسانیت گویا بچپن کا عہد ہے، اور اس کے بعد جوانی کا زمانہ۔ دین کا وہ حصہ جو انسان کے وجدانی جذبے کی تسکین کا سامان بہم پہونچاتا ہے ہمیشہ ایک رہا ہے۔ قرآن کریم میں بھی وہی ہے، جو حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا، لیکن دوسرا حصہ جو حیاتِ انسانی کے لئے اصولی طور پر ایک ضابطے کا کام دے، جو ذہن انسانی کی علمی نشو و ارتقا کی پرورش و رہنمائی کرے، وہ قرآن کریم کے اندر آ کر مکمل ہو گیا۔" (طلوع اسلام)

جہاں تک قرآنی تعلیمات کے مکمل ہونے کا تعلق ہے، اس سے ہم متفق ہیں۔ سمجھ کر پوچھنا صرف یہ ہے، کہ آپ نے 'وجدانی احساس' کو شروع سے آخر تک یکسان مانا ہے۔ اگر تو اس سے آپ کا مطلب برہموسماجیوں ایسا وجدانی احساس ہے، تو ہمیں اس سے شدید اختلاف ہے۔ اگر اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی ہستی پر کامل یقین خدا سے تعلق و ہمکلامی کے بغیر ناممکن ہے، تو شروع سے لیکر ابد تک اس سلسلہ کو جاری مانیئے۔ کیونکہ خدا کی ہستی پر کامل یقین کے بغیر وہ ایمانی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی، جس کے نتیجہ میں "آپ کی ذلت و رسوائیاں" سرفرازیوں اور بلندیوں" میں بدل سکیں۔ اور آپ کے اندر سے "انقلاب" اُٹھے۔ اور "آپ کے اندر وہ مجددینِ ملت اور وہ مہدیانِ برحق پیدا" ہوں۔ "جو پھر سے صدر اولیٰ کے نظامِ خداوندی کی احیاء و ترویج" کریں۔ (طلوع اسلام بابت اگست ۱۹۴۰ء)

یاد رکھیئے! اجرائے نبوت کے متعلق ہمارا یہی عقیدہ ہے، کہ شریعت مکمل ہو چکی ہے، اب ایسے وجود دنیا میں آتے رہیں گے، جو خدا سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور ان کے اندر کامل یقین و ایمان ہو۔ اور قرآن ان کے دل پر گویا پھر سے اسی طرح اُترے، جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب پر اُترا تھا۔ کیونکہ آپ کے علامہ ڈاکٹر اقبال کو تسلیم ہے، کہ قرآنِ حکیم کی پوری تفہیم اسی وقت ہو سکتی ہے، جس وقت مندرجہ بالا کیفیت پیدا ہو، دیکھیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامہ موصوف کا لیکچر: Is Religion Possible.

پس خدا کی ہستی کا وجدانی احساس، یعنی خدا سے مکالمہ ومخاطبہ شروع سے لیکر آخر تک جاری رہے گا، اور خدا جسے اس کی کثرت سے نوازے، اور نبی کے نام سے یاد فرمائے، وہ مقام نبوت پر ان معنوں میں کھڑا ہوگا، کہ اس کے قلب پر گویا قرآن کا دوبارہ نزول ہو رہا ہے، اور وہ قرآن حکیم کا بہترین سمجھنے والا، لوگوں کے دلوں میں کامل ایمان ویقین پیدا کرنے والا اور گری ہوئی قوم کو دوبارہ بام عروج پر پہونچانے والا ہے، وہی سچا "امیر" ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس کی اطاعت میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔ یورپ کی کاسہ لیسی، اور افرنگی سیاست کے قالب میں مذہب کو ڈھالنا، کعبہ کی راہ نہیں، اور سلطنت حاصل کرنے کے بعد اسلامی روح کا احیاء

~ ایں خیال است محال است و جنوں

جو قوم خدا کا در چھوڑتی ہے، وہ روحانیت کو پا نہیں سکتی، اور خدا کو چھوڑ کر جو سلطنت حاصل ہو، وہ طاغوتی اور فرعونی حکومت ہے، الٰہی حکومت نہیں ہوسکتی۔

تاریخ کا ایک ورق الٹیئے، حضرت موسٰے کی قوم جب گر گئی، تو اس کے اٹھانے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام آئے، مگر یہودی سلطنت کے لئے بے قرار تھے، اور شمشیر بکف۔ جو راستہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بتایا ان کو پسند نہ آیا، انہوں نے اس کے بعد رومی سلطنت کے خلاف بغاوت بھی کی، مگر نتیجہ کیا ہوا؟ یروشلم برباد ہوگیا، اور پھر یہودی یکجا جمع نہ ہوسکے، اور سلطنت اور دولت کا بھوت انہیں "اشتراکیت" اور "لامذہبیت" کی طرف لے گیا، چنانچہ "اشتراکیت" کا فلسفہ یہودی دماغ کا رہین منت ہے اور اس قوم کی مایوسی کا عبرتناک مرقع۔

اب بھی مثیل موسٰے کی قوم کے ابھرنے کا ایک ہی طریق ہے جو مثیل عیسٰے نے بتایا ہے، خدائی آواز، سے منہ موڑ کر اپنی "خودی" کا اظہار ہلاکت کی طرف لے جائیگا۔ آنے والے کا انتظار نہیں، بلکہ آنیوالے کا انکار تباہی وہلاکت کے گڑھے میں لا ڈالیگا۔

آپ ایسے نوجوان جن کے اعصاب پر "سیاست" "روحانیت" سے زیادہ سوار ہے، ضرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی فتنہ کھڑا کر کے رہیں گے۔ مگر اس کا نتیجہ وہی ہوگا، جو پہلے موسیٰ کی قوم کا ہوا، بدقسمتی سے اس قسم کے جذبات کا علاج بہت ہی مشکل ہے اور تلخ تجربے کے بغیر یہ نشہ اُترنے کا نہیں اس قسم کے تجربوں سے مایوس ہو کر آپ ایسے نوجوان "لامذہبیت اور مادیت" کے جہنم میں جا گرینگے، مگر ہم اس کے سوائے اور کیا کر سکتے ہیں، کہ خدائے قادر و توانا سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھ التجا کریں، کہ وہ مسلمانوں کی روحانی آنکھیں کھولدے۔ تا وہ خدا کے نور کی تجلی دیکھ لیں، اور اس جھنڈے تلے جمع ہو جائیں، جس کے نیچے مالی، جانی، قلمی، لسانی، غرضیکہ ہر قسم کا جہاد کرنے سے انسانی زندگی کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(آمین)

جنرل سروس کمپنی آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے

۱۔ مکان بنوانے والے احباب کے لئے ماہر اوورسیر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور تیار کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر (نگرانی۔ حسابات کی نگہداشت اور روپیہ کی ادائیگی شامل ہے) کم سے کم عرصہ میں عمارت تعمیر کراتی ہے۔

۲۔ جائیداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے۔

۳۔ قادیان میں جائیداد رکھنے والے دوستوں کی جائیداد و مکانات کی حفاظت اور اسکے کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔

۴۔ ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اسکے سامان کی فروخت کرتی ہے۔

۵۔ عمارتی سامان، لوہا اور سیمنٹ بٹالہ اور امرتسر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا خریدتے وقت

ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو کیوں ترجیح دیجائے؟

اس لئے کہ:-

۱- ویدک یونانی دواخانہ کے مرکبات بلحاظ فوائد اور صحت اجزاء عام شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

۲- ویدک یونانی دواخانہ حضرت امیر المؤمنین کے ارشادِ مبارک کے ماتحت قائم ہوا ہے۔

۳- ویدک یونانی دواخانہ کے سرمایہ کا بیشتر حصہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے حاصل شدہ ہے۔

۴- ویدک یونانی دواخانہ مستند اور خاندانی طبیب حکیم محمد عبد اللہ صاحب قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ طبیہ کالج علی گڈھ کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔

۵- ویدک یونانی دواخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے خاص الخاص نسخہ جات اور دیگر حکماء بالخصوص اطباء دہلی کے مجربات تیار کئے جاتے ہیں۔

۶- ویدک یونانی دواخانہ کی ادویات میں منافع نہایت معمولی لیا جاتا ہے۔

ذوالفقار علی خاں

سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز ویدک یونانی دواخانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں، کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے۔

نمبر ۵۷۴۴:- منکہ عبدالمغنی ولد میاں محمد الدین قوم اعوان کھڑ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں تحصیل وضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/ نومبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد:- عبدالمغنی بقلم خود امیر جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم ۲۷/۱۱/۴۰ گواہ شد:- محمد الدین ولد صدرالدین سکنہ محمود آباد والد عبدالمغنی موصی۔ گواہ شد:- نور احمد سیکرٹری تبلیغ ولد قائم دین سکنہ محمود آباد۔

نمبر ۵۷۳۶:- منکہ سید وراثت علی ولد سید ولایت علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر اندازاً ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن جیرام پور ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) موضع کوسمبی پرگنہ سونگھڑہ تھانہ صالح پور ۲۶۴ تحصیل وضلع کٹک صدر میں واقع توزی ۲۴۳۷ رعیتی کھاتہ ۴۶۶ میں میرا اپنا حصہ موازی ۶۵۱ ڈسمل ہے ورعیتی کھاتہ ۴۲۹ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موازی ۴۰۴ ڈسمل و کھاتہ ۴۳۴ میں ۸۰ ڈسمل ہے۔

(۲) ضلع و پرگنہ مذکور تھانہ مذکور ۲۵۵ موضع جگنی پور میں لاخراج باھل زمین جس کا اسپیشل نمبر ۹، ۷، ۱، ۱ ہے۔ کھاتہ ۶۰ میں موازی ۶۵۵ ڈسمل میں سے موازی ۱۳۳ ڈسمل میرا اپنا حصہ ہے

(۳) ضلع و موضع پرگنہ انھیا تھانہ ایضاً ۶۳ میں موازی ۵۳۸ ڈسمل میں سے میرا اپنا حصہ ۲۹۸ ڈسمل ہے۔ پانچوں کھاتوں میں میری قسمت میزان ایک ایکڑ ۵۷،۴ ڈسمل میری اپنی جائداد ہے جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ -/۳۳۰ روپے ہوتا ہے۔ اس جائداد کے پانچویں حصّہ جو موازی تین سو پچیس ڈسمل ہے جس کی قیمت -/۶۶ روپے ہوتا ہے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ بعد میری وفات کے صدر انجمن احمدیہ اس پر قابض رہے گی۔ میرے وارثوں کو اس پر مزاحم ہونے کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ اگر میں اپنی حین حیات میں اس جائیداد کی قیمت جو -/۶۶ روپے ہے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کردوں تو یہ جائیداد انجمن کے قبضہ سے بری سمجھی جائیگی۔ نیز واضح ہو کہ بوقت وفات اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو، تو اس کے ۱/۵ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میں عدالت کلکٹری کے محافظ خانہ میں نقل نویسی کا کام کرتا ہوں جس کی ماہوار آمدنی کا کوئی رقم تعین نہیں ہے۔ یہ رقم نقل کی تعداد پر موقوف ہے اس ماہوار آمد پر جو مجھے ملتا رہے گا۔ اس کا دسواں حصّہ ہر مہینہ صدر انجمن احمدیّہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا (یعنی میری ماہوار آمد جو ہوگی اس کے دسویں حصہ کی وصیّت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیّت کرتا ہوں)، واضح ہو کہ بیماری یا دوسری ضروری غیر حاضری پر میں جب دفتر سے غیر حاضر رہتا ہوں تو مجھے کوئی معاوضہ نہیں ملتا یہ وصیّت اس لئے لکھ دیتا ہوں کہ بوقت ضرورت کام آوے۔ والسلام۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین۔

العبد:۔ سید وراثت علی۔ گواہ شد:۔ سید محمد محسن۔ گواہ شد:۔ سید یعقوب الرحمان۔ گواہ شد:۔ عبدالحمید خاں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۷۴۶۔ منکہ محمد سلیمان ولد شیخ محمد حسن صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ..... ساکن سامانہ حال آباد نابھہ ڈاکخانہ نابھہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ؍ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) اس وقت میری تنخواہ مبلغ -/۳۲ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا (۲) مبلغ -/۳۸ روپیہ اس وقت پولیس پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہیں، جو کہ بعد ملازمت ملیں گے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ۱/۱۰ حصہ بعد حصول رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرونگا۔ (۳) میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛ ۱

نوٹ :۔ میری پوری تنخواہ اس وقت مبلغ -/۳۲ روپیہ ہے جس میں سے مبلغ -/۳ روپیہ ماہوار پولیس پراویڈنٹ فنڈ میں کٹواتا ہوں۔ چندہ وصیت پوری تنخواہ کے مطابق ادا کرونگا۔ اور جو رقم پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ رقم ملنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرونگا۔ العبد :۔ شیخ محمد سلیمان احمدی۔ گواہ شد :۔ شیخ محمد حسن والد موصی۔ گواہ شد :۔ شیخ محمد

نمبر ۵۷۳۹۔ منکہ مراد بخش ولد عبد اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۳ء ساکن جھانسی خوشی پورہ ڈاکخانہ صدر بازار تحصیل جھانسی ضلع ملک بندھیل کھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ؍ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ حال وارد بمبئی رجمنٹ ویلیج گورہ پلٹن کوٹھی نمبر ۸ ملازم لفٹننٹ ہوم صاحب کلابہ ضلع بمبئی۔

اس وقت میری موجودہ کوئی جائیداد نہیں۔ صرف تنخواہ ماہوار مبلغ تینتس ۳۳ روپیہ ملتے ہیں لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ نیز اس کے علاوہ میری وفات کے بعد کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی ؛

العبد :۔ مراد بخش احمدی۔ گواہ شد :۔ خواجہ محمد امین بقلم خود۔ گواہ شد :۔ ڈاکٹر عطر دین عفی عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بمبئی۔

نمبر ۵۷۴۱:۔ منکہ عبدالواحد ولد مولوی رحمت اللہ قوم ارائیں پیشہ راج گیری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن $\frac{63}{4.R}$ ڈاکخانہ خاص تحصیل منٹگمری ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ر نومبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد کوئی بھی نہیں۔ میں راج گیری کا کام کرتا ہوں۔ جس سے میری اوسط آمد ماہوار -/۱۵ روپے کے قریب ہے کبھی بڑھ جاتی ہے کبھی گھٹ جاتی ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن کرا تا رہونگا۔

اگر میرے مرنے کے بعد کسی قسم کی کوئی بھی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی کسی جائداد کے حصہ وصیت کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کے رسید حاصل کر لوں۔ تو پھر ایسی جائداد کو بعد وفات منہا کر دیا جائے گا۔ لہٰذا یہ چند سطور بطور وصیت و اقرار کے لکھی ہیں تا کہ سند رہے۔ فقط

العبد:۔ عبدالواحد بقلم خود ۱۱/۳ ۔ گواہ شد:۔ غلام حسین چاہلوی منٹگمری ۱۱/۳ ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد خان ٹیکس انسپکٹر ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری ۱۱/۳ ۔ گواہ شد:۔ نور احمد بقلم خود ::

نمبر ۵۷۵۰:۔ منکہ امۃ المجید بنت مرزا محمد شفیع صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ر دسمبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ مجھکو والد صاحب سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ انشاء اللہ اپنی آمد کا دسواں حصہ ماہوار ادا کیا کرونگی۔ اور وفات کے وقت جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی بھی انجمن مالک ہوگی :: الامۃ:۔ امۃ المجید بقلم خود ::

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:۔ مرزا احمد شفیع ولد مرزا محمد شفیع صاحب محاسب۔ ٹیچر ہائی سکول قادیان ۱۲/۴/۱۳

گواہ شد:۔ مرزا محمد شفیع بقلم خود والد موصیہ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ ۱۲/۴/۱۳

نمبر ۵۷۴۲:۔ منکہ مہر بی بی زوجہ شیخ مہر الدین قوم خوجہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان دارالبرکات ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ماہ نبوت ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے اس کے تیسرے حصّہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا اور کوئی جائیداد میری نہیں نہ زیور بھی نہیں ہے۔ نیز مَیں وصیّت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یعنے اس کے بھی تیسرے حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ مہر بی بی۔ گواہ شد:۔ مہر دین بقلم خود خاوند موصیہ:

گواہ شد:۔ فضل الدین بقلم خود پسر موصیہ:

مکتبہ احمدیہ قادیان

سے آپ ہر قسم کی کتابیں منگا سکتے ہیں۔ نیز قرآن مجید مترجم اور معرّا بھی ہمارے ہاں سے طلب فرمائیے۔ ہمارے ساتھ معاملہ کرنے میں آپ کو انشاء اللہ کبھی شکایت کا موقعہ نہ ملے گا:

مینجر مکتبہ احمدیّہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نور الدینؓ

بیادگار

حضرت حکیم الامت طبیب شاہی حاجی الحرمین سیدنا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

زیرِ نگرانی

ابناء حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

مدت سے احباب کی طرف سے اس خواہش کا اظہار ہو رہا تھا۔ کہ وہ طبی فیضان جس کو حضرت والدِ بزرگوار نے عمر بھر جاری رکھکر ہزارہا بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچایا تھا۔ اُسے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی یادگار کے طور پر جاری رکھا جائے۔ مگر احباب کی یہ خواہش ہماری تعلیمی مصروفیتوں کی وجہ سے اب تک پوری نہ ہو سکی تھی۔ اب ہم نہایت مسرت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتے ہیں، کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں، کہ اس مبارک مقصد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو پورا کرنے کے لئے آپ کے مبارک نام پر دواخانہ نورالدینؓ کی بنیاد رکھیں۔

حضرت حکیم الامت طبیب شاہی سیّدنا نورالدّین رضی اللہ عنہ کی تمام عمر کے مجرّبات کا نچوڑ جس کو اپنی آخری عمر میں حضور نے ایک قلمی بیاض میں جمع کر دیا تھا خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس بعینہٖ محفوظ ہے۔ اس بیش بہا خزانہ پر ہم جس قدر فخر کریں کم ہے۔ اس میں آپ نے تمام چھوٹے بڑے اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض اور انکے طریق علاج کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں ہم نے ان مجربات کو صحیح خالص اور اعلےٰ اجزا کے ساتھ خود اپنی نگرانی میں تیار کرانا شروع کر دیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب تک نسخوں کے اجزاء اعلیٰ قسم کے عمدہ اور درست نہ بہم پہونچائے جائیں، اور ان کو احتیاط اور ٹھیک طریقوں سے تیار نہ کیا جائے عمدہ سے عمدہ نسخہ بے اثر ہوتا ہے، اس لئے جہاں اس دواخانہ کے پاس حضور کی قلمی بیاض کے خاص نسخے موجود ہیں۔ وہاں دواؤں کی طیاری کیلئے نہایت محنت اور صرفِ کثیر سے چُن چُنکر صحیح، خالص اور ہوٗترا اجزاء خریدے اور فراہم کئے گئے ہیں، اور وہ تمام جڑی بُوٹیاں جو عام طور پر بازاروں میں نہیں ملتیں، یا جنکی بجائے عطّار اور پنساری غلط چیزیں فروخت کر دیتے ہیں، خاص طور پر کوشش کر کے مہیّا کی گئی ہیں۔ اور کسی نسخہ میں اس کے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے۔ کیونکہ ان قیمتی دواؤں کا جو مخصوص ذاتی اثر ہوتا ہے، وہ ان کے بدل اجزاء میں ہرگز نہیں ہوتا۔

پس احباب اپنی تمام طبّی ضروریات کے وقت دواخانہ نورالدّینؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو یاد رکھیں۔ اگر کوئی نسخہ طیار کرانا ہو، تو بہترین اور اصلی اجزا سے تیار کر کے بھیجا جائیگا۔ بیماری کی مفصّل کیفیت لکھنے پر مناسب نسخہ تجویز کیا جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے مشہور مجربات جو نہایت احتیاط سے طیار کئے جاتے ہیں مناسب قیمت پر مہیّا کئے جائیں گے۔

ذیل میں ہم دواخانہ نورالدین کے خاص الخاص مجربات کی فہرست درج کرتے ہیں۔ ان دواؤں کے نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی قلمی بیاض میں سے لئے گئے ہیں۔ لیکن جن خاص مجرّبات کا ذکر اس فہرست میں کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ دنیائے طب کے تمام مروّجہ اور مستعملہ مرکبات بھی اس دواخانہ میں نہایت صفائی اور احتیاط کے ساتھ تیّار کروائے گئے ہیں۔ اگر کوئی دوست اپنا نسخہ تیار کرانا چاہیں، تو ان کی دوا بھی نہایت احتیاط اور صحیح اجزا کے ساتھ تیار کی جائے گی۔

آخر میں ہم احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں، کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے۔ اور وہ طبّی چشمۂ فیض جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ذریعہ جاری ہوا تھا، دواخانہ نورالدینؓ کے ذریعہ روز افزوں ترقی کرے ؏

المشتہرین

ابناء حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صندلین

انیمیا یا کمی خون کا بہترین علاج

خون تمام اعضاء بدن کو غذا اور روح پہونچاتا، اور زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرتا ہے۔ تمام اعضاء جسم خون سے ہی زندہ ہیں۔ خون بدن کے ہر ایک حصّہ کی غذا کے لئے مناسب مواد مہیّا کرتا ہے، اور پستان میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے، جو دودھ بننے کے لائق ہیں۔ یہ خصیوں میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے، جو مادۂ حیات بننے کے لائق ہیں۔

جسم میں دورۂ خون سے حرارتِ بدن برقرار اور قائم رہتی ہے، بلکہ زندگی کا مدار ہی اسی پر ہے۔ اور صندلین میں وہ تمام اجزاء بکثرت موجود ہیں، جن پر خون کے پیدا ہونے کا انحصار ہے۔

کمیٔ خون خواہ کثرت حیض اور بواسیر سے ہو یا عرصہ تک کی بیماری مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلاء رہنے سے۔ ان تمام حالات میں صرف صندلین کا استعمال ہی آپ کے لئے مفید ہے۔ صندلین چہرہ کے رنگ کو نکھارنے اور صاف کرنے کے لئے بھی اکسیر ہے۔ اور حیض کی خرابیوں میں بھی اسکے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ بارہ آنہ۔ پچاس قرص ایک روپیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراضِ خاص

خاص امراض کی تشریح و تفصیل مشکل ہے۔ ان امراض کی اہمیّت کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ بہت سے مریض ان کو لا علاج سمجھکر مایوس ہو جاتے ہیں۔ جو احباب ان میں سے کسی مرض کا شکار ہوں، یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں گرفتار ہوں تو وہ اپنے مفصّل حالات ہمیں لکھیں۔

حضرت حکیم الامت کی خاص قلمی بیاض کے مطابق ادویہ تیار کرکے مناسب قیمت پر ان کی خدمت میں بھیجی جائیں گی۔

غیر معتبر اشتہاری ادویہ خرید کر اپنی صحّت اور روپیہ کو برباد نہ کریں۔ بلکہ آج ہی سے دواخانہ نور الدّینؓ کی تیار کردہ بہترین ادویہ کا استعمال شروع کر دیں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلان الرحم

سیلان الرحم کی شکایت آجکل ہندوستانی عورتوں میں بکثرت پھیل رہی ہے لیکن وہ بیچاری بوجہ شرم وحیا اس کا اظہار نہیں کرتیں، اور آخر اپنی قیمتی صحت، حقیقی حُسن اور نکھار کو برباد کرلیتی ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ اس کا خمیازہ معصوم اور بے گناہ اولاد کو اٹھانا پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے، کہ مرد اپنی دیگر ذمہ واریوں کے علاوہ ایسے امور سے بھی غافل اور بے پرواہ نہ رہیں، اگر ان کے گھر والوں یا جوان لڑکیوں کی صحّت، سیلان الرحم۔ پون یا لیکوریا کی وجہ سے برباد ہورہی ہو، تو فوراً حضرت حکیم الامت سیّدنا نورالدّینؓ کی خاص مجرب دوا

اکسیرِ سیلان

پھر اسی چشمۂ فیض دواخانہ نورالدّینؓ قادیان سے منگوا کر استعمال کرائیں۔ یہ بے خطا دوا رِحم کو قوت دیتی، سفید رطوبت کے اخراج کو بند کرتی اور سیلان الرحم کی تکلیف سے نجات دیکر نئی زندگی عطا کرتی ہے

قیمت تین روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نورمنجن

اگر آپ کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ بہتی ہے ،مسوڑھے پھولتے یا درد کرتے ہیں۔منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت میلے رہتے ہیں۔دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے یا نی پینے سے ٹیس سی لگتی ہے، تو آپ کو نورمنجن کا استعمال فوراً شروع کر دینا چاہیئے کیونکہ یہ بے مثال منجن دانتوں کی آب قائم رکھتے ہوئے انہیں موتیوں کی طرح صاف چمکدار اور خوشنما ہی نہیں بناتا بلکہ منہ کی بدبو دور کر کے ان خطرناک جراثیم کو بھی ہلاک کرتا ہے جو دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں پھر اس کا خاص جزو پائیریا سے بھی بچاتا ہے اور مسوڑوں کے نازک پٹھوں کو طاقت دے کر انہیں اس قابل بناتا ہے کہ خون سے اپنی غذائیت حاصل کر سکیں۔

نورمنجن کا ذائقہ خوشگوار ہے، اور حجم کو بڑھانے کے لئے اس میں چاک وغیرہ قسم کی کوئی چیز شامل نہیں کی گئی۔اس کا روزانہ استعمال دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیمت دو اونس کی شیشی پانچ آنہ۔ایک درجن تین روپیہ دو آنہ۔
ایک اونس کی شیشی تین آنہ۔ ایک درجن دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا

دُنیائے طب کا حیرت انگیز کارنامہ

مرض اٹھرا میں رحم بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بچہ کو سنبھال نہیں سکتا
عموماً تیسرے یا چوتھے مہینے میں حمل گر جاتا ہے۔ اگر بچہ پورے دنوں میں پیدا
ہو بھی جائے تو بڑی عمر نہیں پاتا اور اکثر ذیل کی بیماریوں کا شکار رہتا ہے۔
سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ سوکھا۔ بدن پر چھالے پھوڑے پھنسیاں۔ سُرخ دھبے وغیرہ

تریاقِ اٹھرا

اس مرض کی نہایت مجرّب اور بے خطا دوا ہے۔
پس اگر خدا نخواستہ آپ کے گھر والے اس مرض میں مُبتلا ہوں تو
آج ہی حضرت حکیم الامت سیّدنا **نورالدّین**ؓ کی مجرب دوا

تریاقِ اٹھرا

دواخانہ نورالدّینؓ سے طلب کریں!

اس دوا کے استعمال سے بچّہ ذہین۔ خوبصورت۔ توانا اور
اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے
قیمت فی تولہ۔ ایک روپیہ چار آنہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ چھ ماشہ منگوانے کی صورت میں قیمت
فی تولہ۔ ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُرمہ مُبارک

شہنشاہِ طب کی بیاضِ خاص کا تحفہ

یہ سُرمہ ککروں کو زائل کرتا ہے۔ ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم آگیا ہو۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ آنکھوں میں خارش اور کھجلی ہو تو ان حالتوں میں

سُرمہ مُبارک

کا استعمال بہت مفید ہے

یہ سُرمہ آنکھوں کو ہلکا اور صاف کرتا ہے۔ اس کا دائمی استعمال آنکھوں کو امراض و آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس سرمہ کی خاص خوبی یہ ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے اپنے نادر قیمتی اور نہ گھسنے والے کھرل میں ہفتوں کی محنت سے تیار کیا گیا ہے ؛؛

قیمت

ایک تولہ۔ اڑھائی روپیہ (۲؍۸)

تین ماشہ۔ بارہ آنے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عنبرین

اپنے جسم کو مضبوط بنائیے!

عنبرین کا چند روزہ استعمال طبیعت میں انقلاب، جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کرتا ہے۔ اس سے دل، دماغ، معدہ، جگر، اور گردوں کو قوت پہونچتی ہے۔ اور پٹھوں میں طاقت آتی ہے جسم کی پژمردگی درماندگی، نقاہت، ناتوانی اور کمزوری دُور ہوجاتی ہے۔ قوتِ مردمی بڑھتی ہے۔ آپ نوجوان بن کر زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔

آپ کو اپنی حفاظت اور بیماریوں کے مقابلہ کی قوت حاصل کرنے کے لئے بھی اس دیرپا اور مستقل اثر رکھنے والے معجون کی ضرورت ہے۔

مشک، عنبر، زعفران اور قیمتی جواہرات اس کے خاص اجزاء ہیں:

قیمت پانچ تولہ۔ ساڑھے چار روپیہ (للعہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیقِ نسواں

رفیق نسواں عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے

حضرت حکیم الامّتہ کی نہایت کامیاب دوا

ہے۔ اس کے استعمال سے ایام حیض کی خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اگر حیض کی بے قاعدگی، بندش یا کمی ہے۔ یا حیض کا خون تکلیف سے رُک رُک کر آتا ہے۔ ناف کے نیچے اُبھار ہے۔ دبانے سے دُکھن محسوس ہوتی ہے کمر اور پنڈلیوں میں درد رہتا ہے، جی متلاتا ہے، یا ہاتھ پاؤں اور سر میں جلن ہے، کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ تو یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ آپ کو

رفیق نسواں

کا استعمال جلد سے جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ان تکالیف کو دُور کر کے

آپ میں قوت و توانائی

اور از سرِ نو صحت تازہ پیدا کر دے گی۔

قیمت { بچاس قرص — دو روپے
یکصد قرص — تین روپے بارہ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرہم نور

ہر قسم کے زخموں اور پھوڑوں کا بہترین علاج

یہ عجیب و غریب مرہم ہر قسم کے گھاؤ، دنبل، پھوڑے، پھنسیوں اور زخموں کو گلنے سڑنے سے بچا کر تمام زہریلے اور فاسد مادّوں کو ان کی جڑوں سے کھینچ نکالتا ہے۔ بگڑے ہوئے اور گندے سے گندے زخم اس کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں۔

اس کا ایک ہی پھایا اپنے حیرت انگیز اثرات دکھا دیتا ہے

اس مرہم کو استعمال کرنے کے بعد یقیناً آپ کسی دوسری مرہم کی تلاش نہیں کریں گے

ایسی بہترین مرہم کا ہر گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے

قیمت

بڑی ڈبیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک روپیہ بارہ آنے

چھوٹی ڈبیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرص جواہر

طاقت کی بے نظیر دوا

یہ دوا اعصاب کو طاقت دیتی، دماغ کو تقویت پہونچاتی، دل کو
مضبوط کرتی۔ اور باہ کو حد درجہ بڑھاتی
ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال ہر طرح کی کمزوری دور کرکے نئی
قوت اور توانائی پیدا کرتا۔ اور جسم کی
زائل شدہ طاقتوں کو بحال کرتا ہے۔ اس کا اثر مستقل اور
دیرپا ہے

مردانہ قوت کو بڑھانے میں اس کے نتائج بہت ہی شاندار ثابت
ہوئے ہیں

قیمت یکصد قرص چار روپیہ چودہ آنے۔ (للعہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجون ملیّن

قبض ایک عالمگیر بیماری ہے۔ جس کی وجہ سے خراب، زہریلے اور متعفّن مادے جسم میں جذب ہو کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں

"معجونِ ملیّن" کا استعمال

قبض کا بہترین علاج

ہے۔ یہ قطعی بے ضرر معجون دست نہیں لاتا۔ جس سے کمزوری پیدا ہو۔ بلکہ بغیر مروڑ اور بے چینی کے بندھی ہوئی اجابت کھل کر ہو جاتی ہے۔

معدہ کی خرابی اور زائد رطوبت کو دور کرنے، اور پیٹ کے بڑھنے کو روکنے اور آنتوں کو مضبوط کرنے کے لئے بھی "معجون ملیّن" کا استعمال مفید ہے۔

قیمت:۔ تین آنے تولہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستورات کیلئے خوشخبری

جلسہ سالانہ کے ایّام میں مستورات کے لیے دوا خانہ نور الدین رض

میں

طبّی مشورہ کا خاص انتظام

کیا گیا ہے۔ مستورات ہر وقت دار حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض میں

تشریف لاکر فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

ہر قسم کی خط و کتابت کیلئے یہ پتہ یاد رکھیں!

دواخانہ نور الدین رض قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستّر کتابیں

صرف پچیس روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستّر کتابیں جو رسالہ ریویوؑ کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں، صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں، پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم
سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام مکمل
آئینہ کمالاتِ اسلام۔
شہادت القرآن۔ نور القرآن۔
انجامِ آتھم۔
ایام الصلح
مسیح ہندوستان میں۔

تریاق القلوب
تحفہ گولڑویہ
اربعین ہر چہار حصّہ
نسیم دعوت
تذکرۃ الشہادتین
نزول المسیح
لجۃُ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں ٭

مینجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری

یعنی

جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو اردو میں چھپتی رہی ہے اُسکی چند گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے ۔ ۔ ۔ تک کی ہے مگر درحقیقت اسمیں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے اُسکے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہوجاتا ہے رسالہ ریویو کے سائز پر اس کے کُل دو ہزار صفحے ہیں۔ پہلے اس کی قیمت پندرہ روپے تھے۔ مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اس کی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرماکر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گا۔ مجلد کی قیمت ساڑھے سات روپے۔

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

(پرنٹر پبلشر [illegible] نے [illegible] پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان سے شائع کیا)